Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

TITLE OF THE PAPER

A Brief Study of Khwaja Noor-ul-Hassan Tarik Ovaisi's Poetry in the Context of Rhetoric and Poetics

بیان وبدیع کے تناظر میں کلامِ خواجہ نورالحسن تارک اویسی کا اجمالی مطالعہ

AUTHORS

Prof Dr Muhammad Arshad Ovaisi
Ex Head of Department Urdu
Lahore Garrison University, Lahore
Hafiza Ayesha Saddiqa
PhD Scholar Urdu
Lahore College for Women University, Lahore
Waseem Arshad
Lecturer, Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore

ABSTRACT

Khwaja Noor-ul-Hassan Tarik Owaisi was a distinguished Sufi poet whose poetry reflects a profound blend of spirituality, moral instruction, literary beauty, and rhetorical excellence. His poetic expression is deeply rooted in Islamic mysticism, love for the Holy Prophet ﷺ, ethical refinement, and the reformative spirit of Sufi thought. The present study offers a brief analytical examination of his poetry with special reference to the classical disciplines of rhetoric and poetics, particularly Ilm al-Bayan and Ilm al-Badi'. His verses reveal remarkable artistic command through the effective use of literary devices such as allusion, metaphor, simile, symbolism, repetition, and rhetorical ornamentation. The study argues that Tarik Owaisi's poetry is not merely devotional expression; rather, it is a meaningful literary discourse that combines Sufi wisdom, moral consciousness, and artistic craftsmanship in a highly effective poetic form.

KEY WORDS

Khwaja Noor-ul-Hassan Ovaisi, Sufi Poetry, Rhetoric, Poetics, Literary Allusion, Metaphor, Islamic Mysticism, Urdu-Punjabi Poetry

JOURNAL PROFILE
Noor-e-Tahqeeq is a quarterly, HEC "Y" Category research journal of Lahore Garrison University, publishing peer-reviewed studies in Urdu language and literature since 2017. It provides a credible platform for original research and contemporary criticism.

CONTACT
Dr Muhammad Haroon Qadir
Editor, Noor e Tahqeeq
Department of Urdu
Lahore Garrison University, Lahore 0303-3330345

Email
lgunt@lgu.edu.pk

Website
https://ojs.lgu.edu.pk/nooretahqeeq

ISSUE DETAILS
Volume 10, No 02
April to June 2026
Page No: - 1-48

DOI
https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2026.100240

HISTORY OF THE PAPER
Received on: Feb 28, 2026
Accepted on: Mar 15, 2026
Published on: June 01, 2026

PUBLISHED BY
Department of Urdu,
Lahore Garrison University
DHA Phase 6, Sector C,
Avenue 4, Lahore

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

بیان وبدیع کے تناظر میں کلامِ خواجہ نورالحسن تارک اویسی کا اجمالی مطالعہ

حضرت خواجہ نورالحسن تارک اویسی (1849ء-1929ء) کی مبارک زندگی تصوف کی اس روایت کا تسلسل ہے جس کی بنیاد محبت الٰہی، اتباعِ مصطفیٰ ﷺ، خدمت خلق اور اخلاقِ حسنہ پر قائم ہے۔ آپ کی ذات میں صوفیانہ سادگی، روحانی وقار، درویشانہ استغنا اور عاشقانہ اخلاق کی وہ یکجائی ہے جو کم ہی شخصیات کو نصیب ہوتی ہے۔ آپ سلسلہ اویسیہ کے جلیل القدر بزرگ اور چینڈپور شریف (ضلع ننکانہ صاحب) کے روحانی مرکز کے وہ مینارِ نور ہیں جن سے مریدین، عقیدت مندوں اور اہلِ محبت نے ایک صدی سے زائد عرصے سے سوز و محبت کا فیضان پا رہے ہیں۔

حضرت تارکؒ صرف ایک روحانی بزرگ ہی نہیں تھے بلکہ قادرالکلام شاعر بھی تھے جنھوں نے اپنی شاعری کو دعوت و اصلاح کا موثر ترین ذریعہ بنایا۔ ان کا تخلص تارک" ان کی باطنی حالت کا آئینہ دار ہے۔ ان کا کلام اپنے اندر ایسی حرارت، سوز، سادگی اور صداقت رکھتا ہے جو براہِ راست دل پر اثر کرتی ہے۔ ان کے نزدیک مقصد وہی ازلی اور ابدی حقیقت تھی کہ انسان اپنے رب کو پہچانے، اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور عشق محمد ﷺ کو اپنی روح کا سرمایہ بنائے۔ کلیاتِ حضرت خواجہ نورالحسن تارک اسی پیغام کا ایک جامع، منظم اور روح پرور مجموعہ ہے۔ یہ کلیات حضرت صاحبزادہ مولانا شیر محمد اویسی کی خواہش پر 1956ء میں دوسرے ایڈیشن کے طور پر شائع ہوئی۔ اگرچہ پہلا ایڈیشن نایاب ہے تاہم موجودہ نسخہ علمی، ادبی اور روحانی اہمیت کے اعتبار سے بنیادی ماخذ ہے۔(1)

خواجہ صاحب کی شاعری جہاں اپنے اثر و نفوذ کے باعث اہمیت کا حامل ہے وہیں فنی حوالے سے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ان کے کلام میں علم بیان اور علم بدیع کے بہترین نمونے موجود ہیں جنہیں پڑھ کر ان کی قادرالکلامی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ خواجہ صاحب کی کلیات میں تلمیحات و استعارات بہت زیادہ موجود ہیں جن کو پڑھ کر ان کی فنی مہارت اور غائر نظر کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ تلمیح عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی اشارہ کرنا، یا اچٹتی نگاہ ڈالنا کے ہیں۔ اصطلاح میں شاعر کا اپنے کلام یا نثر نگار کا اپنی نثر میں کسی مشہور واقعے یا مسئلہ، روایت، قصے، شخص، چیز، خاص جگہ، شعر، حدیث، قرآنی آیت یا کسی فنی اصطلاح کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔ اردو عربی فارسی میں پنجابی اور دیگر پاکستانی زبانوں کے شعر و ادب میں تلمیحات کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے جو ہمارے تخلیق کاروں کے علمی، ادبی، فنی اور تاریخی شعور کا پتا دیتا ہے۔ تلمیح کے ذریعے نظم یا نثر میں بیان ہونے والے الفاظ سے قاری کے ذہن میں اسے پڑھنے یا سننے سے پوری تفصیل ذہن میں آجاتی ہے۔ تلمیح کو ڈاکٹر محمد خان اشرف نے یوں رقم کیا ہے:

> "علم بدیع کی اس اصطلاح سے مراد شاعری یا نثری میں ایسے لفظ یا الفاظ اور تراکیب کا استعمال ہے جو کسی مشہور تاریخی قصے، مذہبی یا معاشرتی واقعے، کسی شخصیت کے کسی عمل یا کہانی کی طرف اس طرح اشارہ کرے کہ اس کہ اس لفظ یا الفاظ سے پورا قصہ / واقعہ یا کہانی ذہن میں آجائے۔"(2)

تلمیح کا استعمال شاعری و نثر میں ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے اور ان کا استعمال قاری کے ذہن میں پورے واقعے کو ایک نئی معنویت سے اجاگر کر دیتا ہے۔ حضرت تارکؒ نے تلمیحات کو بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔ زیرِ نظر صفحات میں ان تلمیحات کا اجمالی مطالعہ قارئین محترم کے پیش نظر ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

آبِ کوثر (حوضِ کوثر)

حوضِ کوثر قیامت کے دن میدان حشر میں رسول اللہ کے لیے مخصوص پانی کا وہ عظیم تالاب ہے جس کا پانی دودھ سے سفید شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ جہاں آپ ﷺ اپنی امت کو جام کوثر پلائیں گے۔ کوثر کا لغوی معنی "خیر کثیر" (بہت زیادہ بھلائی) یا بے انتہا کثرت کے ہیں۔

سانوں آپ پیواوے دیوے بھائیوے کوثر آب پیارا ئے
گھڑوئیں سنیار یا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والہ اے[3]

او بندا شان بلندی دیوے بھائیوے والی حوض کوثر وائے
گھڑوئیں سنیار یا ویوے بھائیو کنگن مچھلی والہ اے[4]

آتش نمرود

یہ وہ آگ تھی میں حضرت ابراہیم کو ڈالا گیا تھا۔ نمرود خدائی دعویٰ رکھنے والا حکمران تھا جو انتہائی ظالم اور متکبر تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو طرح طرح سے اذیتیں دیتا تھا۔ ایک مناظرے میں جب اسے شکست ہوئی تو اس نے بہت بڑا آگ کا الاؤ روشن کیا جس کی تپش میلوں دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں پھینک دیا گیا لیکن اللہ کے حکم سے وہ آگ گلزار میں تبدیل ہو گئی۔ پھر اللہ کا عذاب آیا اور نمرود کے دماغ میں ایک مچھر گھس گیا جس نے اسے عاجز کر دیا۔ اطباء کی تشخیص کے مطابق اس کے سر پر جوتے مارے جاتے تھے پھر کچھ دیر سکون ملتا تھا۔ بالآخر ایسی ایک ضرب سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ جہنم واصل ہو گیا۔

جاں اُسدی پائی وچہ نمرود نار
اچھے نکلے نہ آہا وچہ کھوٹ یار[5]

آدم وحوا

حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا ابراہیمی مذاہب کے مطابق دنیا کے پہلے مرد اور عورت ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں بسایا۔ شیطان کے بہکاوے میں آکر شجر ممنوعہ کا پھل کھانے کی پاداش میں انھیں جنت سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا۔ جہاں وہ عرفات کے میدان میں ملے اور بنی نوع انسان کی ابتدا کی آدم علیہ السلام اللہ کے اولین پیغمبر ہیں۔ ابوالبشر (انسان کا باپ) اور صفی اللہ (اللہ کا برگزیدہ) آپ کے لقب ہیں۔ آپ کے زمانے کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

الف آدم نام دھریانی
پیو باہجوں اینویں آیا نی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

من چاہیں کرن کھلارا نی

ہن آدم کسے نہ منیاں نی(6)

سب قدرت کھیل اوہ پایا نی

کر ویس آدم دا گھیاں نی(7)

میں اگے پئی الہی نی

بت آدم گچھ دا آ ہی نی(8)

جد آدم رب بنایا نی

وچہ جنت سیر کرایا نی

ہویا آدم مست دیوانہ نی

چھڈ گیا عقل ٹھکانا نی

اوہنوں حوا یاد نہ آئی نی

رب ایسی شکل دیکھائی نی

اوہ اادم خلیفہ رب دا نی

ول سکھ لے آپ ادب دا نی(9)

الف آدم رب جو بنا دے

اندر اُسدے جلوہ جو پاوے

سجدہ ملکاں تو کراوے

ہک رویا بلیس ہے

ملکا آدم نو جھگڑاوے

غالب آدم جو آوے(10)

آدم در جنت دے آیا

حال اُمتاں عاصی پایا(11)

آدم تھیں تاں ابواطالب بھی ہور عبداللہ تائیں

سب اسلام دے اندر ہے ذرہ شک نہ لیائیں(12)

جد موت ہون خود آدم لگا پتر شیت بولایا

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

سچ نور محمد صاحب دا وچہ متھے تیرے آیا[13]
جیویں آدم شیت نوں آکھیا اے شیت اینویں ناوے
سچ نہ رکھو نور مگر وچہ پاک عورتاں جاوے[14]
حضرت آدم غسل کیتا بھی خوشبو عطر لگائے
تا حسن جمال اور نور نبی دے اعلیٰ درجے پائے[15]
میں نبی اگے نبی فرمانوندے
بت آدم پانی چیکڑی یانوندے[16]
جبریل پچھے دس آدم میوے کتھوں آئے
بہشتی ہوئے منت منگاں میں رب انعام کرائے[17]
آدم پشت پتر نوں لے کے دوجے روز سدھایا
نے ستر ہزارے ملک مقرب جبرائیل بھی آیا[18]

اربعہ عناصر

عناصر اربعہ (چار عناصر) سے مراد قدیم فلسفہ اور طب کے مطابق کائنات کو بنیاد رکھنے والے چار بنیادی اجزا ہیں آگ، ہوا، پانی اور مٹی۔ قدیم یونانی حکما اور اطباء کے نزدیک کائنات کے تمام مادی اجسام، تشکیل کے اصل ارکان سمجھے جاتے ہیں۔

اربعہ عناصر آپ بنا کے
روح اپنی تھیں روح پھوکا کے[19]

ارکانِ اسلام

ارکان اسلام دین اسلام کی بنیاد اور پانچ ستون ہیں۔ جن پر ایک مسلمان کی عملی زندگی قائم ہے۔ حدیث نبوی ﷺ کے مطابق یہ پانچ ارکان ہیں۔ کلمہ شہادت (توحید و رسالت کا اقرار)، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، صاحبِ استطاعت کا حج کرنا۔

تریہہ روزے بھی نمازاں پنج نی
حج تے زکوٰۃ کلمہ گنج نی[20]
الف اٹھ سویلے وہم گیا ہے لگوں کس دھیاں میاں
پنج نمازاں تے تریہہ روزے اُچا ایناندا شان میاں
حج زکوٰۃ سے کلمہ ااکھن پنج بنا بیاں میاں

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

نور حسن جسے محکم رکھیں راضی پاک رحمان میاں[21]
دین دی بنا دتی پنجاں تے ٹکا
کلمہ تو دلوں تواللہ دو یا روزے نوں وی رکھنا
زکوٰۃ دیونی بجا حق نماز دا ادا
حج حکم جو خدا انہاں باجھوں بندہ سکھنا
دم نال تو پکا غافل ہوویں نہ بھرا[۲۲]
یک زمانہ صحبت کا مل فقیر
بندگی سو سال تھیں بہتر نظیر[۲۳]
یک زمانہ صحبت با اولیا
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
اللہ کے ولی کی صحبت کے چند لمحے
سو سال کی بے ریاضات سے بہتر ہیں
(مولانا جلال الدین رومی)

ارشادالطالبین

ارشادالطالبین تصنیف: حضرت قاضی پانی پتی (ترجمہ وحواشی مولانا ڈاکٹر غلام محمد) ناشر مکتبہ اسحاقیہ پھول چوک جونا مارکیٹ کراچی۔

کفر شرک ہور کل قصوروں پاک نسبت رب کیتی
نقل ارشادالطالبین آیا اکٹھے جیہڑی بیتی[24]

احمد

احمد عربی زبان کا ایک مقبول ترین مردانہ نام ہے۔ جس کا مطلب "بہت زیادہ تعریف کیا گیا" ہے۔ یہ حضرت محمد ﷺ کے مشہور ناموں میں سے ایک ہے جو مسلم دنیا وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔

انہاں پاک بنی دیا صفتاں سنکے شوق زیادہ ہویا
جد احمد آئے صفتاں مدلیاں رزق گیا کہن گویا[25]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

الست

عہد الست (الست بربکم) وہ بنیادی قرآنی وروحانی معاہدہ ہے جو تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی ارواح سے ان کی ربوبیت کا اقرار لیا۔ سورۃ الاعراف آیت 172 کے مطابق روحوں نے "بلی" (کیوں نہیں) کہہ کر گواہی دی کہ اللہ ہی ان کا رب ہے۔ یہ انسانی فطرت میں توحید اور جو ابد ہی کا بنیادی عہد ہے۔

یاد الست زمانہ کرتوں جتھے آہا واس میاں
ٹر وطن اپنے دی سار نہ لیا لذت اندر پھاس میاں[26]

اسماعیل

حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام حضرت ہاجرہ تھا۔ جب آپ علیہ السلام کے والد آپ کی والدہ اور آپ کو چھوڑ کر اللہ کے حکم سے چلے گئے تھے تو شدت پیاس سے آپ ایڑیاں رگڑنے لگے۔ ان ایڑیوں کو رگڑنے سے آبِ زمزم کا چشمہ جاری ہوا تھا۔ آپ نے اپنے والد کی ساتھ مل کر تعمیر کعبہ میں حصہ لیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کی قربانی کا عندیہ دیا تو آپ نے فوری حکم ربی کے آگے سر جھکا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی قبول کی اور اس کی جگہ دنبہ بھیج دیا۔ اسی یاد کی تازہ کرنے کے لیے مسلمان ہر سال خدا کی راہ میں قربانی کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت تارکؒ کی کلیات میں شامل طویل نظم بعنوان "خطبہ عید الاضحیٰ یعنی قربانی" میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کا ذکر کئی بار کیا گیا ہے۔

نام صادا ہے منور اسماعیل
کر ذبح جھبدے اساڈلی ہے دلیل
دہویں ذوالحجری سریائی گھر رسول
ہاجراں نوں آکھیا جا کر رسول
دھوسہ اسماعیل دا کنگھر چا پھیر
اکھیں سرمیہ پاوناں لائیں نہ دیر[27]
اللہ اس فرمایا وچہ الہام دے
اسماعیل نوں کہنا اوپر نام دے[28]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اشعۃ اللمعات

اشعۃ اللمعات شیخ عبد الحق محدث دہلوی (متوفی 1052ھ) کی فارسی میں مشکوٰۃ کی جامع اور مکمل شرح ہے۔ یہ چار جلدوں میں ہے۔ کتاب 1825ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور 1277ھ میں نول کشور لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ اس کے قلمی نسخے رام پور، خدا بخش آصفیہ، انڈیا آفس، ٹونک، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال اور مولانا آزاد کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے۔ (وکی پیڈیا)

بھی حضرت آکھیا پشتوں رحموں پاکاں تھیں اسیں اے
وچی اشعۃ اللمعات دیکھو جو اندر داشک جائے(29)

المفید کتاب

"المفید کتاب" کے عنوان سے بہت سی کتابیں آرکائیو میں موجود ہیں۔

الیہ درجہ المفید کتاب دے اندر خاص دسیوے
ہک ہور روایت کرے سبوط اوہ بھی آکھ سیوے(30)

امام حسین علیہ السلام

حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ علیہ السلام کے جگر گوشے ہیں۔ 2ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ کے چہیتے نواسے اور آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق جنت میں شہزادوں کے سردار ہیں۔ یزید نے جب آپ علیہ السلام کو بیعت کی دعوت دی تو آپ نے آمریت کی اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یزید سے مذاکرات کے لیے اہلِ خانہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ یزید کو افواج نے آپ کو کربلا کے میدان میں زبردستی روک لیا اور شر پسندوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی امن کی ہر کوشش سبوتاژ کر دی اور آپ کے ساتھ زبردستی جنگ شروع کر دی۔ ان حالات کے پیش نظر آپ نے حق کی سربلندی اور اسلام کی بالادستی کے لیے یزیدی احکامات کے سامنے سرنگوں ہونے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ 10 محرم الحرام 61ھ کو آپ اور آپ کے عزیز واقارب کربلا کے میدان میں شہید کر دیئے گئے۔

ایسے طرح علیؓ ولی اللہ حلیہ آکھ سنایا
صدقت آکھیا خاص یہودی ہا یا عشق سوایا
حضرت فاطمہؓ دے در اُتے کنڈا جا کھڑکایا
کون کوئی توں ول یتیماں عاجز اندے ہیں آیا
حضرت فاطمہؓ روندی نالے حسنؓ حسینؓ پیارے
سن آواز سلیماںؓ اُٹھاں لگا تیر دوبارے(31)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

حضرت فاطمہؓ ہتھ پھڑیا جبد خود سرود دا
سارے پار لین خوشبویاں ہتھ یہودی کرد(32)
طفیلِ فاطمہ حسینؑ
رہبر تاڈے والی(33)

ان شاء اللہ

قرآن مجید میں "ان شاء اللہ" (اگر اللہ نے چاہا) کے الفاظ مختلف مقامات پر مستقبل کاموں کے ارادے کے اظہار کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ جن میں سورۃ الکہف کی آیت 24 (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے)، سورۃ الصافات کی آیت 102 (حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حوالے) اور سورۃ الفتح کی آیت 27 (فتح مکہ کی خوشخبری) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سورۃ القصص آیت 27 اور سورۃ یوسف آیت 99 میں بھی اس سے ملتے جلتے مفہوم کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

ان شاء اللہ پاوسیں وچہ صابراں
نہ کرے اللہ سانوں وچہ فاجراں(34)

انحد

انحد (یا انہد) ایک ہندی اور تصوف کی اصطلاح ہے جس کے معنی "بے حد" یا "لامتناہی" ہیں۔ یہ وہ آسمانی یا باطنی آواز ہے جو دھیان یا مراقبہ کے دوران سنی جاتی ہے جسے صوفیا اور یوگی "صوت سرمدی" یا قلب کی آواز کہتے ہیں۔

صوفیانہ شاعری: (خاص طور پر کبیر داس) میں انحد کا باجا بجنا روحانی بلند مرتبہ کی علامت ہے۔

ہیٹھ یوگ میں دونوں کان بند کر کے جو اندرونی آواز سنی جاتی ہے اسے انحد ناند کہا جاتا ہے۔

انحد والد بھیت جو پایا
عصفلت گئی کرائیں
غفلت گئی کرائیں وے تادیا
لگی نوں توڑ نبھائیں(35)

انگوٹھے چومنا

حضور نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی محمد ﷺ کو سن کر اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگانا موجب اجر وثواب ہے اور آپ ﷺ کی محبت کی علامت سے ملکہ حدیث پاک کے مطابق ایسا کرنے والے کے لیے شفاعت مصطفیٰ ﷺ کی خوشخبری ہے۔ عظیم محدث ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ کا موقف یہ ہے کہ یہ عمل حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ثابت ہے۔ لہٰذا عمل کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

وچہ ناختاں ہوئی صفائی
رب شکل محمد دکھائی
چم انگوٹھے اکھیں ٹھار دیاں
اسیں کڑیاں بنو نجار دیاں
وچہ بانگ محمد آوے
جیہڑا انگوٹھے چم اکھیں لاوے[36]

انوش

انوش (Anush) ایک تاریخی اور فارسی نژاد نام ہے جس کا مطلب "سچا انسان" یا "ہمیشہ زندہ رہنے والا" ہے۔ یہ نام حضرت شیث علیہ السلام کے صاحبزادے (حضرت آدم علیہ السلام کے پوتے) سے منسوب ہے جو اسلامی روایات میں ایک اہم بزرگ شخصیت میں یہ ایک اچھا اور بابرکت نام ہے جو لڑکوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

تاب بھر لڑکے باہر حملوں نام انوش دھرایا
نور نبی دا اندر اس سے شیطوں قید کرایا
عہدنامہ لکھوایا حضرت شیث انوش دے پاسوں
وچہ پاک عوراتاں نوڑ لکاویں بچیا رہیں رسوا سوں[37]

ام قتال

ام قتال (جسے قتائلہ بنت نوفل یا رقیقہ بنت نوفل بھی کہا جاتا ہے) ورقہ بن نوفل کو بہن اور ایک عاقلہ وماہر کتب خاتون تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب (والد رسول اللہ ﷺ) کو غیر معمولی نورانیت دیکھ کر ان سے شادی کی خواہش مند تھیں، مگر حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہؓ سے شادی کر لی تھی۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

جد عبدالمطلب پتر عبداللہ کرن نکاح تیاری
ام قتال سوال جو میری جاں تیتھوں لکھ واری(38)

اوڑک

"اوڑک" پنجابی اور اردو (قدیم) کا لفظ ہے جس کے معنی آخر کار، آخر میں، آخر، انجام کار یا نتیجتاً کے ہیں۔ انگریزی میں اس کا مطلب At last، Finally یا in the end ہے۔ یہ لفظ کسی کام کے اختتام یا حتمی نتیجے کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اول حمد بے اوڑک تینوں
دیہہ توفیق توں سایاں مینوں(39)

اوڑک ہتھوں خالی چلیا
بُھلا پیر پسار دا(40)

بلخ۔ بخارا

جدید بلغ افغانستان کے صوبہ بلخ کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو صوبائی دارالحکومت مزار شریف کے شمال مغرب اور آمو دریا سے 76 کلو میٹر جنوب میں واقع ہے۔ یہ موجود افغانستان کا سب قدیم شہر ہے۔ آج کل قدیم شہر کھنڈر کی شکل میں موجود ہے جو دریائے بلخ کے دائیں کنارے 12 کلو میٹر دور ہے۔ بخارا۔ ازبکستان کا پانچواں سب سے بڑا شہر اور صوبہ بخارا کا صدر مقام ہے۔ بخارا میں ایرانی تہذیب کا اہم ترین مرکز تھا۔ اردو میں مثل مشہور ہے "جو سکھو چھجو کے چوبارے سے وہ بلخ نہ بخارے" یعنی جو آرام آسائس انسان کو اپنے گھر میں ملتا ہے وہ بلخ (افغانستان) اور بخارا (ازبکستان) میں نہیں مل سکتا۔

اوہ مول نہ ہلدے دیوے بھائیوے آوے بلخ بخارائے
گھڑویں سنیاریا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والہ ائے(41)

بنو نجار

بنو نجار قدیم عرب کا ایک مشہور یہودی قبیلہ تھا جو مردم خیزی کی بدولت مشہور ہے کیونکہ اس قبیلے نے کئی نامور شاعر اور عظیم سپاہی پیدا کیے۔ اسلام آنے کے بعد اس قبیلے کے بہت سے افراد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس قبیلے کے مشہور صحابی ابو ایوب انصاری ہیں۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اسیں کڑیاں بنی نجار دیاں
اسیں سر سوہنے توں وار دیاں(42)

پاک پتن

پاک پتن پاکستان کا ایک شہر ہے جو صوبہ پنجاب میں واقع ہے اور ضلع پاک پتن کا صدر مقام ہے۔ یہ شہر لاہور سے 190 کلومیٹر فاصلہ پر ہے۔ مشہور صوفی بزرگ بابا فرید گنج شکر کا روضہ اسی شہر میں ہے۔ اس کا پرانا نام اجودھن تھا۔ بابا جی صوفی بزرگ پنجابی کے پہلے شاعر مانے جاتے ہیں۔

اٹھ فریدہ جھاڑو دے مسیت
تو ستا ترا رب جادا تری ڈاڈھے نال پریت(43)
پاکپتن وچہ سیری آیا
قاری نو اُس نے بھیت بتایا
ہویا ہے مشہور
کلمہ نور نبی دا نور(44)

پل صراط

پل صراط جہنم کے اوپر قائم ایک ایسا پل ہے جس سے روز قیامت ہر انسان کو گزرنا ہو گا۔ جو جنت پہنچنے کا واحد راستہ ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ بہتر ہو گا مگر نیک اعمال کی روشنی میں مومنین سے آسانی سے اور گنہگار اپنے اعمال کے مطابق رفتار سے پار کریں گے۔

بعد ناہیں بستر خوش لانوناں
عید ہے لنگھ پلصراطوں خانوناں(45)
کرن اک چھتریدا بہتر جان توں
پلصراطوں لنگھ موجاں مان تو(46)
پھر پلصراطوں لنگھناں جی
ڈر مارے اگھناں جی(47)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

پنج تن پاک

پنج تن اس سے مراد دین اسلام کی پانچ متبرک ہستیاں حضرت محمد ﷺ، حضرت فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ہیں۔ اکثر فرقے مختلف حاجات اور ضروریات میں انھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ خیال کرتے ہیں اور پنج تن کے توسط سے اللہ تعالیٰ سے تقویت اور مدد حاصل کرتے ہیں۔

پنج تن پاک دی مدت سانوں نالے چارے یار میاں
نور حسن نوں تاک ہو کے دس آن دیدار میاں(48)
دس پنج او کیہڑے لائی وے
جنہاں بھل آدم بخشائی وے
او پنجتن پاک حقانی نی
سانوں کر دے فیض ربانی نی(49)
پنج عالی نظر میں آئے نی
وچہ پنج تن نام لکھائے نی(50)
پنج تن نوں پاوے وسیلہ نی
رب دسیا بخشش حیلہ نی
کہے اادم بخش خدایا نی
پنج تن وسیلہ پا نی
پنجتن وسیلہ پائیں نی
ایہہ کیوں نہ آکھ سنائیں نی(51)
ہن حرمت پنجتن پاکاں نی
چا بخشے میں جہیاں چاکاں نی
جتھے آون ہادی پنچے نی
شیطان کمینہ وجے نی
جو پنج تن صدق نہ لیاوے نی
اوہ دین ایمان گوا وے نی
سانوں مرشد ایہہ فرمایا نی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

تیرے سر تے پناں سایا نی[52]
چارے یار رسول دے منے
پنج تن پاکوں جاواں نہ بنے[53]

پنج وصیتاں حضرت آدم

حضرت آدم علیہ السلام کی جانب سے منسوب پانچ اہم وصیتیں (جنہیں اکثر اسلامی لٹریچر مین حضرت شیث علیہ السلام کو کیا گیا بیان کیا جاتا ہے) بنیادی اخلاقی اور ایمانی تعلیمات پر مبنی ہیں۔

1۔ اللہ پر ایمان اور بھروسہ
2۔ خوشی میں شکر گزاری
3۔ غم میں صبر
4۔ تقویٰ اور توبہ
5۔ خوف وامید

پنج وصیتاں حضرت آدم پتر شیث بناوے
جیہڑا عمل کریسی بھائی اعلیٰ درجہ پاوے[54]

تابوتِ سکینہ

تابوت سکینہ بنی اسرائیل کا ایک مقدس صندوق ہے جس کا ذکر قرآن مجید (سورۃ البقرہ) میں موجود ہے اور یہ تبرکات انبیاء کا حامل ہونے کی وجہ سے سکول رفتم کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ روایات کے مطابق اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون کی تختیاں (تورات) موجود تھیں اور یہ حضرت طالوت کی بادشاہت کی نشانی ہیں۔

تابوت سکینہ آدم تاہیں جنتوں رب گھلایا
اندر اُس دے عہدنامے توں مضبوط ٹکایا[55]

تارخ، ہمیسع

تارخ (یا تارخ) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے جن کا ذکر اکثر اسلامی روایات اور تاریخی کتب میں ملتا ہے۔ اگرچہ قرآن کریم میں ان کے والد کا نام "آزر" آیا ہے۔ لیکن اکثر مفسرین اور مورخین کے مطابق، تاریخی اور مستند روایات میں ان کا اصل نام تارخ تھا جب کہ آزر ان

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

کے چچا یا ایک بت کا نام ہے۔ ہمیسع (Hameesa) عربی تاریخ اور شجرہ نسب میں ایک معروف نام ملتا ہے۔ ہمیسع بن حمیر یمن کے بادشاہوں میں سے ایک تھے۔ جب کہ ہمیسع بن سالا من حضرت محمد ﷺ کے شجرہ نسب میں حضرت عدنان کے اجداد میں شامل ایک اہم شخصیت ہیں۔

تاریخ کنواں خلیل اللہ وچہ نور محمد ہٹانواں
اسماعیل تے قیذر بنت ہمیسع آکھ سنانواں(56)

تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام پر چار آسمانی کتب نازل کیں۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید۔ یہ تمام کتابیں اپنے اپنے وقت میں حق اور سچی تھیں اور اب قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی (عبرانی)

زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ (یونانی)

انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی (سریانی)

قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی (عربی)

اسلامی عقیدے کے مطابق ان کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جب کہ قرآن پاک سے پہلے کی کتب (تورات، زبور، انجیل) اب اصل شکل میں موجود نہیں ہیں جن کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لیا ہے۔

وچہ صحیفیاں ہور تورات انجیل ، زبور قرآناں
صفت خداوند عالم کیتی سرور دوجہاناں(57)

وچہ تورات میں اینویں پڑھیا جو میں تساں فرمایا
دکھاؤ کائی پوشاک اُنہاں دی عشق البنا لایا(58)

معارج وچوں نور حسن نے سوہنی نعت بنائی
وچہ تورات انجیل زبوروں ہور قرآنوں آئی(59)

جبریل علیہ السلام

حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ان چار مشہور چار فرشتوں میں سے ایک ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے مرکزی ذمہ داریاں عائد کی ہوئی ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذمہ اللہ کا پیغام اس کے رسولوں تک پہنچایا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو آپ ہی معراج پر ساتھ لے گئے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو روح الامین بھی کہا جاتا ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

سلام علیک ابا محمد جبرائیل بتایا
ایہہ کنیت آدم اندر جنت ملکاں آکھ سنایا(60)
مال دی آزمائیشا ندا سنتوں حال
جبرائیل لے آیا میکائیل بال(61)

جلال الدین سیوطی

جلال الدین سیوطی کا اصل نام عبد الرحمٰن، کنیت ابو الفضل، لقب جلال الدین ہے۔ علامہ سیوطی مصر کے قدیم قصبے سیوط میں پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے آپ کو سیوط کہا جاتا ہے۔ آپ ایک مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ کی کثیر تصانیف میں آپ کی کنیت کی تعداد 500 سے زائد ہے۔

چرخہ

چرخہ سوت (دھاگہ) کاتنے کا ایک روایتی ہاتھ سے چلنے والا پہیہ یا آلہ ہے۔ یہ قدیم مشین روئی، اون یا دیگر ریشوں کو گھما کر دھاگہ تیار کرتی ہے۔ جسے اکثر چرخہ کاتنا کہا جاتا ہے۔ فارسی میں لفظ "چرغ" سے ماخوذ، یہ آلہ برصغیر پاک و ہند میں خود کفالت، محنت اور آزادی کی علامت کے طور پر تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ سوت کاتنے کے لیے ایک تکلا استعمال ہوتا ہے۔ صوفیا کے کلام میں چرخہ بطور استعارہ مستعمل ہے۔ مہاتما گاندھی نے اسے ہندوستانی تحریکِ آزادی میں خود انحصاری کی علامت کے طور پر فروغ دیا۔

داج داون تیرے پاس نہ کوئی کہیا تینوں چا میاں
نور حسن کت چرخہ ہر دم ایہیں داج بنا میاں(62)
نہ چرخہ کتا ویوے بھائیوے کھیس ہاتھ او لار اے
اس گھوگ چہ کھڑے دیوے بھائیوے موہ لیا جگ سار اے(63)
کچھ چرخہ نہ کتیا دیوے بھائیوے بنیوں خاص نکار اے
کر فضل امیداں دیوے بھائیوے خقل بخشن ہار اے(64)
کت کڑے نہ وت کڑے تیرا آون ناہیں وت کڑے
وڈے ویلے وقت سویلے چرخہ ڈاہ کے کت کڑے
کت کڑے نہ وت کڑے تیرا اک ناہیں وت کڑے
اج چرخہ تیرا نواں عجائب گھم گھم کر کے کت کڑے
کت کڑے نہ وت کڑے تیرا آون ناہیں وت کڑے

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

چرخہ جواں پورا نہ ہوسی منے ہلکن لٹھ کڑے[65]

چنگے بھانڈے

چنگے بھانڈے پنجابی زبان کا محاورہ ہے جس کے معنی اچھے برتن ہیں۔ جو اکثر گھریلو استعمال کی معیاری صاف ستھری اور پائیدار اشیاء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح گھر کی ترتیب، صفائی اور معیار کی ظاہر کرتی ہے۔

جسے شہد مکھن دودھ نعمت ڈھیوے چنگے بھانڈے پاؤ
واللہ یُختص برحمتہٖ من یشآءُ آپ خدا فرمایا[66]

چینڈ پور شریف (چینڈاں)

چینڈ پور پاکستان کا ایک رہائشی علامہ جو ضلع ننکانہ صاحب میں واقع ہے۔ یہ ایک یونین کونسل ہے۔ (وکی پیڈیا)

بھی نور حسن بن خواجہ بخش وچہ چینڈا رسن والا
ایہہ فتویٰ کارن یاراں لکھیا مئے کرماں والا[67]

حج اکبر

عام طور پر مشہور ہے کہ جس حج کا "یوم عرفہ" جمعہ کے دن پڑے وہ حج "حج اکبر" کہلاتا ہے اور اس ایک "حج اکبر" کا ثواب عام حج سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس حج میں شرکت کو بہت بڑی سعادت و خوش نصیبی تصور کیا جاتا ہے۔

نیکی دے میلے ست ہو جانا ایں بدیاں تے جاویں بھیج میاں
نور حسن جد جانی ملسی ہوسی اکبر حج میاں[68]
اساں کو ہجیاں اوگن ہار پاندی پالیں نج او دلبرا واسطہ ئی
نور حسن دیکھے جیکر پیاریاں نوں ہووے حج او دلبرا واسطہ کی[69]
خ خاک جو تلیاں دے اندر گلیاں اکھیں نوں سرمہ گھانیں میں
اکبر حج نصیب ہوئے جدوں پیر دے در تے جانیاں میں[70]
حج دا حکم مرا صحانی
کرد کعبے طوائف تمامی نی[71]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

حضر بن نزار

بنو عدنان حضروہ برگزیدہ شخصیت ہیں جو رسول اللہ کے اٹھارہویں پشت پر جدامجد ہیں۔ آپ تک آئیں تو خاتم النبیین محمد المرسلین حضرت محمد ﷺ کا خاندان سلسلہ حضر تک جاتا ہے۔ جو برگزیدہ ہستی الیاس کے پدربزرگوار ہیں۔ محمد ﷺ اپنے شجرہ نسب کا جب بھی تذکرہ کرتے تو اس کو حضرت عدنان تک بیان کرتے۔ یہ شجرہ ایک طرف خانوادہ اسماعیل کی حرمت کا پاسبان ہے اور دوسری طرف نبی آخر الزماں کا نور سے مثل اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

حور

حضور عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی انتہائی خوبصورت پاکیزہ اور سفید رنگت والی آنکھوں والی (حور عین) کے ہیں۔ جو جنت میں نیک لوگوں کے لیے ہم نشین اور مرفقاہوں گی۔ یہ فرشتوں سے الگ ایک نورانی مخلوق ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔

اللہ اسنوں دیسی حور

کلمہ نور نبی دا نور[72]

خاکی بستر اڈھم سراناں

خاکی بستر سے مراد قبر کی مٹی ہے جہاں انسان موت کے بعد آرام پاتا ہے۔ قبر میں مٹی کے ڈھیر (ڈھم) کو سرہانے کے طور پر استعمال کرنا، جو دنیاوی آسائشوں (نرم تکیوں) کے ختم ہونے کی ملامت ہے۔ انسان تمام رشتے ناطے چھوڑ کر مٹی کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔

خاکی بستر اڈھم سراناں دھندو کار قبر دے جگ بہہ نہیں رہناں[73]

فرش زمین دا ڈھم سرانا

جاندا وقت بہار دا[74]

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ یا بیت اللہ، مسجد حرام کے وسط میں واقع ایک عمارت ہے۔ جو مسلمانوں کا قبلہ ہے جس کی طرف رخ کر کے وہ عبادت کرتے ہیں۔ یہ دین اسلام کا مقدس ترین مقام ہے۔ صاحب حیثیت مسلمانوں پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔ تاریخی طور پر اس کی کئی بار تعمیر و مرمت ہوئی۔ روایات کے مطابق خانہ کعبہ کی بنیادیں فرشتوں نے رکھی تھیں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اسے تعمیر کیا اور بعد میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ نبی کریمؐ کی نبوت سے قبل قریش نے خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی جس میں آپ ﷺ نے پھر شرکت فرمائی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے خانہ کعبہ کو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں (حطیم سمیت) دوبارہ تعمیر کیا۔ 74 ہجری میں حجاج بن یوسف نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی تعمیر کو ختم کر کے قریش کے دور کے نقشے کے مطابق دوبارہ تعمیر کیا۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

سلطان مراد چہارم نے 1630ء (1040ھ) میں سیلاب سے متاثرہ کعبہ کی تعمیر نو کروائی جو موجودہ دور تک باقی ہے۔ غلاف کعبہ (کسوہ ایمان کے بادشاہ قبع سے نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔ اب سعودی عرب میں خانہ کعبہ کے غلاف کی تیاری کے لیے ایک باقاعدہ کارخانہ ہے اور یہ ہر سال ذوالحجہ میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور میں سعودی حکومت نے کئی بار کعبہ کی تزئین و آرائش اور مرمت کی ہے۔

حج دا حکم مداحی نی
کرو کعبے طواف تمامی نی
تساں کارن کعبہ عامی نی
دل کعبہ رب دا سمیاں نی(75)

کعبہ پتھر دا بنوایا
حق مومناں دے آیا
حکم حج دا بتایا
ہر کسے اوتھے جانو ناں
دل اپنے نوں جان
کعبہ خاص ہے رحمان(76)

خلفائے راشدین

خلفائے راشدین سے مراد نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد اسلام کی رہنمائی کرنے والے پہلے چار جلیل القدر صحابہ کرام (ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کرم رضی اللہ عنھم) ہیں جنھوں نے قرآن و سنت کے مطابق 30 سال تک حکومت کی جنھوں نے اسلامی ریاست کو استحکام، انصاف اور فلاحی اصولوں پر چلایا۔

دس چار بندے کیہڑے وے
جنہاں کیتے دین نکھیڑے وے
او یار نبی دے چارے نی
جنہاں وگڑے لوک سوارنے نی
ابو بکرؓ ، عمرؓ ، عثماناںؓ نی
وچہ پاک علی مرداناں نی(77)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

چارے یار رسول دے مُنّے
پنج تن پاکوں چاواں نہ بنے(78)

فر یاد نبی دے دیوے بھائیوے قدر جواناں بھارے
پہلے ابوبکر ہے ویوے بھائیوے او صدیق پیار ائے
دویا عمر خطابی ویوے بھائیوے نور العین پیارا ے
گھڑویں سنیاریا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والا اے
تریا حضرت عثمان ویوے بھائیوے جمع قرآن سوار اے
چوبیہ تھا علی ولی اللہ ویوے بھائیوے کفر لتاڑیا سارا ے(79)

چاناں یاراں کریں نگا
جنہاں دین ہے سواریا(80)
چارے یار جو دین ہولانون
رحمت خاص ربانی پانون
جنت اندر جا سمانون
احمد وے مختار دے دریندے تے آیا(81)
چار سے یار ہیگے دل جانی
علی ابوبکرؓ عثمانیؓ(82)

خلیل اللہ

خلیل اللہ حضرت ابراہیم کا لقب ہے جس کے معنی دوست کے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی ہر آزمائش پر آپ پورے اترے اور خلیل اللہ کا لقب پایا۔

رب فرمایا جو ابراہیم نوں
رکھ چاہت اپنی تعلیم نوں(83)
آئی لذت نام دی خلیل نو
شوق غالب ہایا مرد جلیل نوں(84)
مال ابراہیم دا بارہ ہزار

آیا ایڑ نال کتا بھی شمار[85]
کہیا پاک خلیل نوں خود جبرائیل
میں ملک آزمانے کارن وکیل[86]
خواب وچ سچے خلیل اللہ تمام
جاگ جھب قربانی کر آیا پیغام[87]

دباغت

دباغت (Tanning) کچے چمڑے یا کھال کو صاف کرنے، اس کی بو اور تر نجاست کو ختم کر کے اسے پائیدار، کارآمد اور نرم بنانے کا عمل ہے جس سے کھال استعمال کے قابل ہو جاتی ہے۔ اس عمل سے کیمیکل، درختوں کے پتے یا مٹی وغیرہ استعمال کر کے چمڑے کو رنگا اور پختہ کیا جاتا ہے۔

لوں کھوریاں سرکہ بتیاں نی
چم نال دباغت تنیاں نی[88]

ذوالمنن

ذالمنن عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "احسان کرنے والا" یا بہت سے احسانات/نعمتوں کا مالک ہے۔ عموماً اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ (رب ذوالمنن) جو مخلوص پر بے پناہ فعل اور سریانی فرماتا ہے۔ نعت یا حمد میں "یارسول ذوالمنن" کے طور پر یہ بھی مستعمل ہے۔

عید ناہیں تیری اے نورالحسن
عید ہے جے راضی ہوئے ذوالمنن[89]

زفرف

زفرف کا بنیادی مطلب سبز رنگ کا ایک مخصوص نوری تخت یا تیز رفتار سواری ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے شب معراج سدرۃ المنتہیٰ سے آگے کا سفر کیا۔ اس کے دیگر معانی میں قیمتی تکیہ، سبز ریشمی کپڑا، خیمے کا نیچے کا کپڑا یا کسی پرندے کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ شامل ہے۔

اتار زفرف جداں تھکیا
تساں اس حال نوں تکیاں
گھوڑا بن چایا نہ جھکیا
ملایا توڑ جاجانی
فخر الدین جیلانی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

فخر الدین جیلانی[90]

سلمان فارسی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان حق کی تلاش، انتہائی قربانی اور سچے اخلاق پر مبنی ہے۔ فارس کے مجوسی خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود انھوں نے حقیقت کیتلاش میں عیسائیت اپنائی اور پھر مدینہ آکر نبی کریم ﷺ کی نشانیاں (تحفہ قبول کرنا، مہر نبوت) دیکھ کر اسلام قبول کیا۔ آپ کو "سلمان منا اہل البیت" کا عظیم اعزاز ملا۔

"سلمان منا اہل البیت" حدیث مشہور اور معتبر ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے سلمان فارسی کی فضیلت اور تقویٰ کی بنیاد پر فرمایا۔ جس کا مطلب روحانی قربت ایمان میں بلندی اور دین پر ان کا اخلاص ہے۔ یہ حدیث ان کے تقویٰ، عقیدے اور علم کی وجہ سے انھیں اہل بیت کے بلند مرتبے کے قریب قرار دیتی ہے۔ وجہ تسمیہ جب انصار اور مہاجرین نے سلمان فارسی کے نسب پر بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سلمان منا اہل البیت"

پہلے سلمانؓ فارسی ملیا صورت حد زیادہ
یہودی اَنت محمد کہیا حاصل ہونا ارادہ[91]

سریانی زبان

سریانی زبان مشرق وسطیٰ کی ایک قدیم سامی زبان ہے جو آرامی زبان سے نکلی ہے اور تقریباً 2000 سال سے مسیحی ثقافت، ادب اور مذہبی رسومات کا اہم حصہ ہے۔ بنیادی طور پر شام، عراق اور ترکی کے علاقوں میں پروان چڑھی جب کہ اس کے دو اہم لہجے (مشرق اور مغربی) ہیں۔ یہ زبان عہد نامہ قدیم وجدید کے تراجم کے لیے استعمال ہوئی اور عربی زبان کی ترقی پر بھی اثر انداز ہوئی۔

شت سریانی بولی اندر آدم نام لگایا
تے منے اس دے ہیت اللہ رائی شک نہ آیا[92]

سی حرفی

سی حرفی (Si-Harfi) پنجابی، فارسی اور اردو شاعری کی ایک قدیم صنف ہے۔ جس کا مطلب "تیس" (30) حروف ہیں۔ اس میں حروف تہجی کی ترتیب (الف، ب پ) کے مطابق 30 بند یا اشعار کہے جاتے ہیں جو عموماً صوفیانہ، حمدیہ، نعتیہ یا عشقیہ موضوعات پر مبنی ہوتے ہیں۔ سی حرفی کا آغاز بابا گرونانک کے دور سے ملتا ہے۔

سی حرفی دتی جو نباہ
کلمہ دلتھیں پکاریا[93]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

شداد

شدد کی جنت۔ قوم عاد کے بادشاہ شداد بن عاد کی بنائی ہوئی ایک خیالی اور افسانوی جنت تھی جس کا مقصد اللہ کی بنائی جنت کا مقابلہ کرنا تھا۔ اس نے یمن کے صحرا میں سونے چاندی اور قیمتی جواہرات سے 300 سال میں یہ شہر تعمیر کروایا مگر اس میں داخل ہونے سے پہلے ہی اللہ کی عذاب سے ہلاک ہو گیا۔ شداد کے حضرت ہود علیہ السلام کی طرف سے بیان کردہ جنت کی تفصیلات سن کر زمین پر ہی جنت بنانے کا تکبر کیا۔ یہ شہر "ارم" کے نام سے مشہور تھا۔ جس کے ستون بہت اونچے اور عمارتیں سونے چاندی کی تھیں۔ (قرآن حوالہ سورۃ القمر: 6۔7) میں "ارم ذات العماد" (ستونوں والی ارم) کا ذکر ہے۔

کویں ترس نہ آوے دیوے بھائیوے تختہ ہک وچکار اے
دویا ترس سناواں دیوے بھائیوے جو شداد گوار اے
اوس بہشت بنایا دیوے بھائیوے وچہ کستوری گار اے
گھڑویں سنار یا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والہ اے(94)
چاندی سونے دیوے بھائیوے رزق لگا بسار اے
او ویکھن چلیا دیوے بھائیوے اندرون کرے نظار اے
پیر اندر پایا دیوے بھائیوے دو یا باہر کھلدر اے
گھڑوئیں سنیاریا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والہ ائے(95)

شطرنج

شطرنج (انگریزی، چیس) دو کھلاڑوں کے درمیان ایک مربع تختہ پر کھیلے جانے والا کھیل ہے۔ یہ کھیل جنوبی ایشیا میں برصغیر پاک وہند کے خطہ میں ایجاد اور تخلیق کیا گیا تھا۔ کھیل ذہنی حکمت عملی پر منحصر ہوتا ہے۔ اس کا قدیم نام چترنگ (جو سنسکرت کے الفاظ چتو + رنگا بہ معنی "چار بازو" سے نکلا ہے) عربی میں کیونکہ "چ اور گ" کے حرف تہجی نہیں ہوتے اس لیے اسے عربی میں شطرنج کے نام سے پکارا جانے لگا۔

عید ناہیں کھیڈناں شطرنج دا
عید ہے دل وچ پاون گنج دا(96)

شق القمر

شق القمر (چاند کا پھٹنا) نبی کریم ﷺ کا ایک عظیم اور مشہور معجزہ ہے جو ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں مشرکین مکہ کے مطالبے پر پیش آیا۔ چودھویں رات کے چاند کو آپ ﷺ نے انگلی کے اشارے سے دو ٹکڑے کر دیا جس کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ القمر میں بھی ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

جیہڑے کافر یار شیطانی
منگن معجزیاں نشانی
احمد کیتا چن چور
کلمہ نور نبی دا نور[97]

صلب

صلب عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اردو میں بنیادی معنی ریڑھ کی ہڈی، پشت (پیٹھ) یا کمر کے ہیں۔ مجازاً اس سے مراد نطفہ، نسل، پشت یا آبائی شرف لیا جاتا ہے جیسے "صلبی بیٹا" (سگا بیٹا) یا "صلب پدر" (باپ کا نطفہ / نسل) یہ لفظ مضبوطی اور پشت سے بھی تعلق رکھتا ہے۔

جو اندر صلب مبارک تیری پاک اور نور ٹکایا
ہن بدلاؤن کارن خاص ارادہ رب دا آیا[98]

صحیفہ ابراہیم

صحیفہ ابراہیم (صحف ابراہیم) وہ الہامی کتب یا اوراق ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائے۔ قرآن مجید میں ان کا ذکر سورۃ الاعلیٰ اور سورہ النجم میں آیا ہے۔ صحائف عقائد، اخلاقیات، نصیحتوں اور دعوت توحید پر مشتمل تھے تاہم ان صحیفوں کی اصل متن اب محفوظ نہیں ہے۔

ہور صحیفے ابراہیموں نوح نبی دے نالے
عربی نال معانی ہندی منن کرماں والے[99]
بہت حیائے بہت وفا کوئی پردے کجن ہارا
بن خاص صحیفوں ابراہیموں کرتوں فوت نتارا[100]

عابر۔ ہود۔ ناخور

ہود بن شالح بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ایک قول کے مطابق ہود (علیہ السلام) کا نام عابد ہے جو شالح کے بیٹے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام قوم عاد کی طرف بھیجے گئے اللہ نبی تھے۔ قوم عاد کے بت پرستوں کو توحید کی دعوت دی نافرمانی پر آپ کی قوم پر قید ہوا کا عذاب آیا۔ ناخور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پر دادا کا نام ہے جو سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ وہ تاریخ اور مذہبی روایات میں تارح (اُند) کے والد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دادا یا پردادا کے طور پر معروف ہیں۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

عبرانی بولی اندر عابر آکھن ہود پیغمبر جانی
شالغ قالغ اشروع ارغو ہور ناخور بچھانی(101)

عدنان، معد

عدنان، اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ بزرگ ہستی ہیں۔ جن تک حضرت محمد ﷺ اپنا سلسلہ نسب بیان فرماتے ہیں۔ آپ محمد ﷺ کے اکیسویں پشت پر جد امجد ہیں۔ معد بنو اسماعیل علیہ السلام میں سے وہ بزرگ ہستی ہیں جو رسول ﷺ کے بیسویں پشت پر جد امجد ہیں۔

عزرائیل علیہ السلام

ملک الموت یعنی موت کا فرشتہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو کہتے ہیں جن کا کام قیامت تک ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔

نور حسن عزرائیل
رب گھلیاں وسیل(102)

علماسیر تاریخ

اسلامی تاریخ میں علم سیرت اور علماسیر (سیرت نگار) ایک نہایت اہم مقام رکھتے ہیں۔ اس فن کا آغاز میں بونجار صحابہ سے ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ ایک باقاعدہ علمی شعبہ بن گیا۔ علم سیرت سے مراد حضرت محمد ﷺ کی مکمل زندگی، اخلاق اور سیرت کا ولی اللہ ہے۔ یہ علم اسلام کی ابتدائی دور کے واقعات کو محفوظ کرنے والا ایک اہم ترین تاریخی شعبہ ہے:

علما سیر تاریخ تمام جو رحمت رب دی پاؤن
تے پشاں پاکاں رحماں تھیں اور نور نبیؐ دا لیاون(103)

عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر ہیں۔ مشہور الہامی کتب انجیل آپ پر نازل ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ کے پیروکار عیسائی کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید میں انھیں مسیح اور عبد اللہ کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کی ولادت عظیم معجزہ ہے۔ آپ حضرت مریم علیہ السلام کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جب کہ حضرت مریم علیہ السلام کو کسی مرد نے چھوا بھی نہ تھا۔ آپ بنی اسرائیل کے مشہور عمران کی بیٹی تھیں جن کی عصمت وعفت کی قسم اللہ نے کھائی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چار معجزوں کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ جن میں سب اہم مُردوں کو زندہ کرنا اور بیماروں کو شفا دینا ہے۔ آپ کی تعلیمات عین اسلام تھیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس قوم کو راہِ راست پر لانا چاہا تھا ان میں سے بیشتر آپ کے خلاف ہو گئے اور رومی حکمرانوں سے ان کی پھانسی کا مطالعہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے وہ زندہ اٹھا لیے گئے۔ بعض روایات کے مطابق وہ چوتھے آسمان پر

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ہیں اور قیامت سے پہلے ایک بار پھر حضور ﷺ کے امتی کے طور پر تشریف لاکر تبلیغ اسلام کریں گے۔ واللہ عالم بالصواب۔ سن عیسوی کا آغاز آپ کی پیدائش کے سال سے کیا جاتا ہے۔

دس ہن باپوں کون جیہاں وے
تو سوہنیاں اوچیا لمیاں وے
اوہ موت ہیگا عیسیٰ نی
پُر کر لے اپنا کھسیانی[104]

عہد نامہ

عہد نامہ (Testament) سے مراد بائبل (کتاب مقدس) کے دو بڑے حصے ہیں جو خدا اور انسان کے درمیان معاہدے یا وعدوں پر مبنی ہیں۔ یعنی عہد نامہ دیم اور عہد نامہ جدید۔

اوتھے عہدنامہ لکھوایا حضرت شیث دے کولوں
نال قلم یاقوتی کاغذ پٹ بہشتی دا ودھ تولوں[105]

غوث الاعظم

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی المعروف غوث اعظم اولیاء کرام کے سردار اور ولایت کی معراج پر فائز شخصیت ہیں۔ وہ محی الدین، محبوب سبحانی اور غوث الثقلین جیسے القابات سے مشہور ہیں جن کی تعلیمات عشق مصطفیٰ ﷺ عرفان الٰہی اور خلق خدا کی خدمت پر مبنی ہیں۔ آپ کی کرامات اور علمی وروحانی مرتبے کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

غوث الاعظم پیر جیلانی
خاص محبوب ہے ذات ربانی[106]

ایک نظم بعنوان "مناجات محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ" بھی زیرِ مطالعہ کلیات میں شامل ہے جو مسدس کی صورت میں ہے اور نو بند ہیں۔ محی الدین جیلانی، محی الدین جیلانی۔[107]

فخر الدین رازی

امام فخر الدین رازی کی تفسیر "تفسیر کبیر" یا "مفاتیح الغیب" کہا جاتا ہے۔ اسلامی علوم کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ تفسیر عقل و نقلی دلائل علم الکلام، فلسفہ، فقہ اور لغت کی گہرائی کے لیے مشہور ہے جس میں قرآن مجید کی آیات کے ربط، مناسبت اور اعجاز کے پہلوؤں پر طویل مباحث ذکر کیے گئے ہیں۔ امام فخر الدین رازی چھٹی صدی ہجری میں ایران میں پیدا ہوئے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

فرعون

فرعون مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا جن کا زمانہ اقتدار تین ہزار قبل مسیح سے تین سو بتیس قبہ مسیح تک پھیلا ہوا ہے۔ مصر کے یہ حکمران انتہائی جابر اور متکبر تھے۔ ان کے غرور کی یہ انتہا یہ تھی کہ وہ خدائی دعویٰ رکھتے تھے۔ تورات اور قرآن مجید میں جس فرعون کا ذکر ہے وہ پندرہویں صدی قبل مسیح کا فرعون ہے جس کا نام بعض روایات کے مطابق راعمیس تھا۔ یہ خاندان فرعون کا غالباً اٹھارہویں یا انیسواں بادشاہ تھا اور خدائی دعویٰ رکھتا تھا۔ اس کے نجومیوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل کے تمام نوزائیدہ لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ خدا کی قدرت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے خوف سے صندوق میں بند کر کے دریابرد کر دیا گیا تو وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ لگ گیا۔ جس نے کھول کر دیکھا تو ایک حسین و جمیل لڑکا انگوٹھا چوس رہا تھا۔ فرعون کی مخالفت کے باوجود حضرت آسیہ (فرعون کی بیوی) نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو پتا چلا کہ آپ کا تعلق خاندان فراعنہ سے نہیں بلکہ بنی اسرائیل سے ہے۔ آپ نے فرعون کو خدائی دعویٰ سے باز رہنے اور احکاماتِ الٰہی کی پابندی کی نصیحت کی جس کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بالآخر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے آباؤ اجداد کے وطن کنعان چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ دوبارہ فرعون کے دربار میں آئے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی اور بنی اسرائیل پر مظالم بند کرنے کی تلقین کی۔ فرعون نے ان باتوں کو ٹھٹھے مذاق میں اڑا دیا اور آپ کا دشمن بن گیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر چلے تو دریا میں راستہ بنانے کے لیے آپ علیہ السلام نے اپنا عصا دریا میں مارا جس سے ان کے لیے راستہ بن گیا اور فرعون جو اُن کا پیچھا کر رہا تھا اسی راستے پر چل پڑا۔ عین دریا کے وسط میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے راستہ معدوم ہو گیا او دریا آپس میں مل گیا جس سے فرعون غرق ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی لاش کو باعثِ عبرت بنانے کے قیامت تک محفوظ کرایا جو آج بھی مصر کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔

جھڈ تکبر بخ بھیڑے واد نوں
یاد کر فرعون قوم عاد نوں[108]

قبر

جب کوئی مسلمان فوت ہو جاتا ہے تو اس کو جس جگہ دفن کیا جاتا ہے اس کو قبر کہتے ہیں۔

سخت نفس نوں توں موڑ
جانا قبر والی کھوڑ[109]
ٹر دے کماندے سامان
نہ کوئی بیلی وچ گور دے[110]
ط طرف قبر

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ایک دن جانا سربسر[111]

قبر اندر ٹکاون جب
پیارے مڑ گھر آون سب[112]
کتھوں آیوں تے کتھے جاناں اپنا آپ سنبھال میاں
نور حسن تیری قبر اند تاری دیوا عملدا بال میاں[113]
ہک جان کندی دی خواری جی
دل ڈر دا تیرا ندھاری جی[114]
کوٹھی ہنری دیوا نہ بلدا
جتھے گزارا ہونا ہے پلدا
نہ کوئی فرش فروش ویچھایا
روڑاں دا بستر پیٹھ بنایا
ڈہم سرہانا سر ہیٹھ لگایا
مارن ڈنگ بلائیں[115]
مت پرت کھلون دیوے بھائیوے بڈھن درود ہزار اے
کھڑ بنجا لائن دیوے بھائیوے کر سن قبر اتار اے
گھت وچہ قبر دے دیوے بھائیوے کر سن حال پکار اے
گھڑوئیں سنیاریا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والہ اے[116]
کی لے آئیوں کی لے جانا
اصل تیرا خاک ٹھکانا
فرش زمین دا ڈھم سرانا
جاندا وقت بہار دا[117]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

قوم عاد

قوم عاد، وسیع سلطنت، مہارت، شان وشوکت اور شاندار عمارات کی حامل تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو اصلاح کے لیے بھیجا مگر یہ بد عملی سے باز نہ آئی بلکہ حضرت ہود علیہ السلام کا مذاق اڑاتی تھی۔ آخر کار عذاب الٰہی جو بادِ صرصر کی صورت میں نازل ہوا، اور قوم تباہ وبرباد ہو گئی۔

چھڈ تکبر بھیڑے واد نوں
یاد کر فرعون قوم عاد نو(118)

قینان، مہلائل، ادریس علیہ السلام

ان کا نسب یوں ہے قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن حضرت آدم علیہ السلام۔ قینان کے والد انوش نسل آدمی میں خصوصی بزرگ ہیں اور ان کے بیٹے قینان نسل آدمی کے چوتھے۔ مہلائل (Mohalale) بائبل اور اسلامی روایات میں مذکور حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ایک اہم شخصیت ہیں جو قینان کے بیٹے اور حضرت ادریس (اخنوخ) کے دادا تھے۔ کتاب پیدائش کے مطابق وہ 895 سال زندہ رہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام "اخنوخ" ہے ایک حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھاوہ آپ ہی ہیں۔ کپڑوں کے سینے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ابتدا آپ سے ہوئی۔

پھر قینان نے مہلائل میں ارد بھی آکھ سنایا
پھر اخفوخ جو نام پیغمبر آپ ادریس دھرایا(119)

کفن

کفن سلطان میت (مرد یا عورت) کو غسل دینے کے بعد دفنانے کے لیے لپیٹا جانے والا سفید کپڑا ہے جو سنت کے مطابق مرد کے لیے تین (لفامہ، ازار، قمیص) اور پانچ کپڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے جسے میت کے ترکہ سے تیار کیا جاتا ہے اور سفید رنگ افضل ہے۔ کفن کے اہم پہلو:

1۔ سنت کفن: (مرد) لفامہ (سر سے پاؤں تک) ازار (ناف سے زانو تک) اور قمیض (کندھوں سے پنڈلی تک)
2۔ سنت کفن: (عورت) ان تینوں کے علاوہ سینہ بند اور اوڑھنی (سر کا کپڑا) شامل ہے۔
3۔ کفن ضرورت: کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن چھپ جائے۔
4۔ طریقہ: پہلے لفامہ بچھا کر اس پر ازار اور پھر قمیض بچھائی جاتی ہے۔ پھر میت کو لٹا کر ترتیب سے لپیٹا اور باندھا جاتا ہے۔
5۔ رنگ: سفید رنگ مستحب ہے لیکن زندگی میں پہننے کے لیے جائز رنگ کا کفن بھی جائز ہے۔
6۔ کفن کو دھونی دینا، خوشبو لگانا، اور اعضائے سجود پر کافور لگانا بھی سنت میں شامل ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

پھر کفن پہناؤں دیوے بھائیوے لاہن کہیں ایزار ائے
سٹ کڑتے جامہ دیوے بھائیوے آیا تیرا وار ائے(120)
تین گز زمین تے نو گز کپڑا حاصل ایہہ آخر وے جگہ بہہ نہیں رہناں
اب رسول جے راضی ہویا تینوں نہ کوئی ڈر وے جگہ بہہ نہیں رہناں(121)
غسل کفن سب کیتا یاراں کل قبیلے آون
نال محبت اُس عاشق نوح وچہ بقیع دفناون(122)
عید ناہیں بہت رکھن بانے
عید سے اسی کفن رکھن سرہانے(123)

کنانہ

کنانہ مکہ کے آس پاس آباد ایک مشہور قدیم عرب قبیلہ ہے جس سے نبی کریم ﷺ کا قبیلہ قریش تعلق رکھتا ہے۔ یہ عدنانی عرب میں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ یہ قبیلہ تہامہ اور حجاز کے پہاڑی علاقوں میں مقیم رہا اور اس کے کئی ذیلی قبائل موجود ہیں۔

او عدنان معد وچہ بھارے نذر کنوں روشنائیاں
حضر الیاس تے مدد خزیمہ کنانہ نظر و دنایاں(124)

کن فیکون

"کن فیکون" عربی زبان کا ایک قرآنی فقرہ ہے جس کا مطلب ہے "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مطلق قدرت، فوری تخلیق اور ارادے کو ظاہر کرتا ہے جس کا مطلب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے محض "ہو جا" کہنے کی دیر ہوتی ہے ی اور وہ چیز فوراً وجود میں آ جاتی ہے۔ قرآن کریم میں آٹھ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔(البقرۃ:117، آلِ عمران:47، آل عمران:59، الانعام:73، النحل:40، مریم:35، یٰس:82، غافر:68)

کُن تھیں بھارا چایانی
ہن من تو کیوں چرایانی(125)

کنعان

کنعان (جسے "یام" بھی کہا جاتا ہے) حضرت نوح علیہ السلام کا وہ بیٹا تھا جو ان پر ایمان نہیں لایا اور طوفانِ نوح میں کافروں کے ساتھ غرق ہو گیا۔ قرآن کریم کی سورہ ہود (آیات 40-47) کے مطابق، حضرت نوح نے اسے کشتی میں سوار ہونے کی دعوت دی تھی۔ مگر اس نے انکار کر دیا ہے اور پہاڑ پر پناہ لینے کی کوشش کی۔ جہاں وہ ڈوب گیا۔

نوح بیٹا کنعان دیوے بھائیوے سڑدا لیل نہار اے
گھڑوییں سنیاریا دیوے بھائیوے کنگن مچھلی والہ ائے[126]

کوہِ طور

طور، وادیٔ سینا کا وہ مشہور پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے دیدار کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم میری تجلی کی تاب نہیں لا سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی کا ظہور کیا۔ صرف ایک جھلک سے نہ صرف طور کا پہاڑ جل کر سرمہ بن گیا بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہو گئے۔

احد تھیں بن احمد آیا ظاہر نور دا نور کیتا
نورؔ دا سینہ تے عرش محمد، موسیٰ دے حق کوہِ طور کیتا[127]

ق قدرت تیری دا ہک چمکارا
دیکھ موسیٰ ڈگا اُد کوہ طور سدنا را[128]

غیر ویکھن کولوں ویوے بھائیوے اڈ کوہِ طور سدنا رائے
گھڑوییں نیار پا ویوے بھائیوے کنگ مچھلی والائے[129]

سوہنی اوس دی ہے چال
ہنیاں حامی بے مثال
مثل ول کرب خیال
دھویں دل دے کوہِ طور نوں[130]

اس کلے اندر بھیٹ ہنانی
تیرے وجد اوہندا نور
جے پکے تا تاں ملدا حانی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

تو تار سمجھے ہے دور
موسیٰ وانگ کوہِ طور
جے کر دیکھنا ضرور
کلمہ نور نبی دا نور
توڑ نفس دے کوہِ طور نوں[131]

لات ومنات

لات اور منات زمانہ جاہلیت (اسلام سے قبل) کے مشرکین عرب کے مشہور ترین بتوں میں سے تھے جنھیں وہ خدا کی بیٹیاں مانتے تھے۔ لات طائف میں سفید پتھر کا بت تھا۔ جب کہ منات قدید کے مقام پر نصب تھی۔ یہ بت مشرکانہ عقائد کی علامت تھے۔ لات اور منات کے ساتھ ''عزیٰ'' بھی شامل تھی اور یہ تینوں مشرکین عرب کے اہم ترین بت سمجھے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان بتوں کو توڑ کر مشرکوں کے عقائد کو ختم کیا۔ علامہ اقبال نے لات ومنات کا ذکر جدید دور کے مادی بتوں (عقل اقتدار وغیرہ) کی علامت کے طور پر کیا ہے جن کی پوجا انسان آج بھی کر رہا ہے۔ قرآن مجید میں ان بتوں کا ذکر اور ان کے بے حقیقت ہونے کا ذکر سورہ النجم میں کیا گیا۔ (وکی پیڈیا)

ٹوٹے لات تے منات
جد احمد جسم ہے[132]

لاگ

لاگ (Lagg) اردو زبان کا ایک کثیر المعانی لفظ ہے جس کے بنیادی معانی میں تعلق، ربط، عداوت، دشمنی، لگن، محنت اور شوق شامل ہیں۔ یہ لفظ شادی بیاہ میں خدمت گاروں کو دیے جانے والے انعام یا عوضانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ لاگ لپیٹ (رعایت) یا بے لاگ (غیر جانبدار) جیسے مرکبات میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ڈولی چائے کہار پچاون
بھین بھائی سب مڑ گھر آون
تریہہ پکوان پنج پنیاں مکاون
پورا تاں لاگ دیوائیں
پورا تا لاگ دیوائیں دے ہادیا
لگی نوں توڑ نبھائیں[133]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

لامکان

لامکان سے مراد لامحدود مقام یا کیفیت ہے جو مادی جگہ، حدود اور زمان و مکان سے پاک ہے۔ صوفیانہ اور روحانی تناظر میں یہ اصطلاح عموماً خدا کی ذات یا اس بلند ترین روحانی منزل کے لیے استعمال ہوتی ہے جہاں کائنات کی مادی حدود ختم ہو جاتی ہے۔ لامکاں کو عالم اقدس، یا وہ مقام بھی کہا جاتا ہے جہاں انسانی عقل اور رسائی ختم ہو جائے۔ تصوف میں یہ وہ کیفیت ہے جب انسان اپنے نفسیاتی خواہشات اور مادی دنیا کے اثرات سے آزادی ہو کر خدا کی تربت (لامکاں) حاصل کرتا ہے۔ لامکاں مادی قید سے آزادی اور روحانی لامحدودیت کا نام ہے۔

لامکان رب
ہنوں دسیں پیرا ڈھب(134)

مالک، فہد، لوئی، کعب

یہ نام نبی کریم ﷺ کے جد امجد کے نسب نامے سے تعلق رکھتے ہیں۔ فہر بن مالک (قریش کے جد اعلیٰ) ان کے بیٹے لوئی اور لوئی کے بیٹے کعب ہیں جو عرب کے مشہور سردار، خطیب اور بلند مرتبہ شخصیت تھے یہ قریش کی تاریخ میں عظمت اور سیاحت کے حوالے سے خاص مقام رکھتے ہیں۔ کلاب سے مراد عام طور پر کلاب بن مرہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے پانچویں جد امجد (دادا) تھے۔ آپ کا نام حکیم اور لقب کلاب (کاٹنے والا درندہ) اس پر پڑا کیوں کہ آپ کتوں سے شکار کے بہت شوقین تھے وہ قریش کے سردار اور قصر بن کلاب کے والد تھے۔ قصر بن کلاب محمد ﷺ کے چوتھے جد امجد اور مکہ میں قریش کے پیشوا تھے۔ انھوں نے مکہ کو خزاعہ کے تسلط سے آزاد کرایا۔ ہاشم بن عبد مناف (اصل نام عمرو) نبی کریم ﷺ کے پردادا اور قریش کے معزز سردار تھے۔ جن سے بنو ہشم کا قبیلہ منسوب ہے مکہ میں زائرین کو کھانا کھلانے (ھشم) کی وجہ سے ہاشم لقب ملا۔ انھوں نے قریش کے لیے شام اور دیگر ممالک کے تجارتی قافلہ (ایلاف) شروع کیے اور دین ابراہیمی پر قائم رہے۔

مالک فہر لوئی کعب وچہ ہور کلاب پچھاتا
قصر عہد مناف بھرادا ہاشم نام سیاتا(135)

متوسلخ۔ لمک۔ سام

لمک حضرت نوح علیہ السلام کے والد گرامی ہیں جو متوشلخ کے بیٹے اور حضرت ادریس کے پوتے تھے۔ تورات اور تاریخی روایات کے مطابق وہ حضرت آدم علیہ السلام کی نویں پشت میں تھے جن کی عمر 777 سال (عبرانی روایت) سام حضرت نوح علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں جنھیں اسلامی روایات میں ان کا جانشین اور سامی اقوام کا جد الجر مانا جاتا ہے۔

ہور متوشلخ وچہ پیارے نور نبی دا آیا
لمک تے حضرت نوح بھرا دا سام تے ارفخشد پایا(136)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

مخائلہ / مخوائلہ

شیث کے لغوی بھی عطیہ خداوندی۔ حضرت شیث کی بیوی کا نام مخوائلہ ایک روایت کے مطابق حضرت شیث کا نکاح جنت کی ایک حور سے ہوا۔ ایک دوسرے روایت کے مطابق حضرت شیث علیہ السلام کا نکاح حضرت آدم علیہ السلام کی تحویزاران کی بہن سے ہوا۔ مختلف روایات کے مطابق ان کی زوجہ کا نام عادذورایا حور یہ بتایا گیا ہے جن سے شادی کے نتیجے میں انسانی نسل آگے بڑھی اور ان کے ہاں انوش پیدا ہوا۔

شیث رہیا نگہبان ہمیشہ نور محمد عالی
اوڑک عقد کرن دل چاہن زن مخائلہ بھائی[137]
غیبوں طرف مخائلہ بی بی آون نت آوازاں
ایہہ حمل تیرے وچہ نور محمد خوب چھپائیں رازاں[138]

معارج

معارج عربی زبان کا لفظ ہے جو "معراج" کی جمع ہے جس کے معنی ہیں سیرھیاں، زینے یا اوپر چڑھنے کے ذرائع۔ یہ لفظ عروج (بلندی) سے نکلا ہے اور بلند رتبے یا ترقی کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی 70 ویں صورہ کا نام "سورۃ المعارج" ہے۔ سورۃ المعارج کی آیت 3 میں "ذی المعارج" اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ لغت معارج سب میں عربی، اردو کے معنی اور تراجم۔

بھی پشتاں رحماں پاکاں دی ہن شرح مفصل کریے
معارج وچہ کوشش کر کے تحفہ یاراں دھریئے[139]

مرکب عطفی

مرکب عطفی ایسے دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا مجموعہ ہے جو ایک ہی معاملے سے تعلق رکھتے ہوں اور ان کے درمیان حرف عطف جیسے (اور، و) موجود ہو۔ یہ مرکب ناقص کی ایک قسم ہے جس میں پہلے لفظ کی معطوف بلید اور دوسرے کو معطوف کہا جاتا ہے۔ جو مل کر ایک ہی اعرابی حالت میں ہوتے ہیں۔ مرکب عطفی میں تین بنیادی اجزا ہوتے ہیں۔ "معطوف بلید" پہلا لفظ، "صرف عطف" (جوڑنے والا حرف) اور "معطوف" دوسرا لفظ، مثالیں: زمین و آسمان، شام و سحر، نیک و بد۔۔۔ حرف عطف سے پہلے والے لفظ (معطوف علیہ) پر جو اعراب ہوتا ہے وہی حرف عطف کے بعد والے الفاظ (معطوف) پر آتا ہے۔ یہ مرکب بات میں زور پیدا کرنے یا دو مختلف چیزوں کو ایک ساتھ بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (اردو گرامر)

کلیات حضرت خواجہ نورالحسن تارک اویسی سے مثالیں:

زمیناں تے آسمان[140]، منکر تے نکر[141]، میر نہ فقیر[142]، بدی یا صواب[143]، میر یا فقیر[144]، لیل و نہار[145]، لیل تے نہار[146]۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

غیر عطفی مرکبات:(مرکب ناقص) الفاظ کے ایسے مجموعے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کلمات سے بنتے ہیں۔ ان میں مرکب اضافی (حنا کی کتاب)، مرکب توصیفی (نیک لڑکا) مرکب جاری (لاہور تک) مرکب امتزاجی۔ دو یا دو سے زیادہ الفاظ مل کر ایک اسم بن جائیں (فیصل آباد۔ مرکب عددی، اسم عدد اور اسم معدود کا مجموعہ مثال کے طور پر پانچ قلم، اس کتابیں، مرکب تابع مہمل با معنی لفظ کے ساتھ سے معنی لفظ استعمال کرنا (روٹی ووٹی، پانی وانی) ان سب حرف عطف (اور، و) استعمال نہیں ہوتا جس کی وجہ سے یہ "غیر عطفی" کہلاتے ہیں۔ کلیات خواجہ نورالحسن تارک اویسی سے مثالیں:

تیوں تیوں [147]، جیوں جیوں [148]، بھین بھراؤ [149]، منزل منزل [150]، منزل منزل [151]، لکھ لکھ [152]، دم دم [153]، سال سال [154]، گھر گھر [155]، نیکی بدی [156]، ویاج وڈھی [157]، بھین بھرا [158]، مناماں [159]، درج داون [160]، انت شمار [161]، طبیب حبیب [162]، بھین بھائی [163]، ظاہر باطن [164]، دیسوں پردیس [165]، جی جامہ [166]، باغ بہاراں [167]، قول قرار [168]، حاضر ناطہ [169]، دن رات [170]، دیہن دنیا [171]، اگ پانی [172]، ستی ستی [173]، تھر تھر [174]، ہر ہر [175]، شاہ رگ [176]، لیف سرہاناں [177]، ماسٹر اماجیاں [178]، زمین آسمان [179]، نیکی بدی [180]، دم دم [181]، حاضر ناظر [182]، سو سو [183]، لیل نہار [184]، چھڈ چھڈ [185]، آسماں زمیں [186]، اول آخر (ص187)، ظاہر باطن [188]، لوں لوں [189]، تھر تھر [190]، سختی نرمی [191]، آسے پاسے [192]، جھگڑے جھیڑے [193]، پھبدیاں پھبدیاں [194]، گھر گھر [195]، تن من [196]، من تاری [197]، آون جاون [198]، کھاون پیون [199]، عشق کباب [200]، چرند پرند [201]، دین دنیا [202]، غم خور [203]، کوہجی کملی [204]، سانولی بولی [205]، اگوں پچھوں [206]

تراکیب حضرت تارک

زنجیر نفس [207]، آتش عشق [208]، انت شمار [209]، عشق تھائی [210]، دوزخ پیمبر [211]، وصل جنت [212]، کوہجی کملی [213]، ہجر غالب [214]، حرب عشق [215]، مست الست [216]، من تار [217]، من تاری [218]، عشق کباب [219]، درد ہجر [220]، چشمہ فیض [221]

معراج النبی ﷺ

معراج، عروج سے مشتق ہے جس کے معنی بلندی، چڑھنا کے ہیں۔ معراج النبی ﷺ سے مراد حضور اکرم ﷺ کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات جس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل اور سورہ النجم میں بھی ہے۔ معراج کا واقعہ ہجرت سے کچھ دن پہلے پیش آیا۔ مہینہ رجب المرجب اور ستائیس تاریخ تھی۔

والله یعصمک سے پاکی بھیت فاوی گھلے
اکسری سید معراج نبیؐ دا سر مفکر دے کھلے [222]

منصور انا الحق

منصور 246ھ میں پیدا ہوا۔ اس کا اصل نام ابوالمغیث الحسین بن منصور البیضاوی تھا لیکن وہ اپنے باپ کی نسبت سے زیادہ مشہور ہوا۔ اس نے انا الحق کا نعرہ لگایا جس پر خلیفہ المقتدر باللہ کے حکم پر موت کی سزا سنائی گئی۔ روایت ہے کہ منصور کے پہلے پاؤں کاٹے گئے پھر آنکھیں نکالی گئیں پھر اس کی لاش کو جلا کر دریائے دجلہ کے سپرد کر دیا گیا۔ مشہور ہے کہ قتل کے بعد بھی اس کی لاش کے حصے انا الحق پکار رہے تھے (واللہ اعلم)۔ علماوقت

منصور کے اس نعرہ کو قابلِ گردن سمجھتے تھے جب کہ راہ عشق کے مسافر منصور کو راہ خدا کا سچا مسافر تصور کرتے تھے۔ بہر حال آج دنیا منصور کو انا الحق کے نعرے ہی سے پہچانتی ہے اور اس کے موقف کے طرف دار زیادہ ہیں۔

عشق سنیاں تساں شاہ منصور دا
جھل نہ سکیا ہک قطرہ نور دا[223]

منکر نکیر

منکر اینڈ نکیر اسلامی عقائد کے مطابق قبر میں آنے والے ان دو فرشتوں کے نام ہیں جو مردے سے اس کے رب، دین اور نبی ﷺ کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ لغوی طور پر منکر اور نکیر کے معنی "ناواقف" "اجنبی" یا "جیسے پہلے نہ دیکھا گیا ہو" کیونکہ وہ انسان کے لیے ایک نئی اور ہیبت ناک شکل میں آتے ہیں۔ مومن کے لیے یہ فرشتے مہربان ہوتے ہیں۔ (مبشر و بشر کی صفات کے ساتھ) جب کہ کافر یا منافق کے لیے یہ سخت اور ہیبت ناک ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ منکر نکر فرشتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کے ایمان کی جانچ کرتے ہیں۔

آون منکر تے نکر
کرسیں کی تدبیر[224]
قبر اندر ٹکاون جب
پیار سے مڑ گھر آون سب
فرشتے گھل دیوے رب
کریں پیرا انگاہبانی
محی الدین جیلانی
محی الدین جیلانی[225]

مہر نبوت

مہر نبوت، حضور نبی کریم ﷺ کے دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان پشت مبارک پر موجود کبوتر کے انڈے کے برابر گوشت کا ایک ابھرا ہوا حصہ تھا۔ جو سرخی مائل تھا۔ یہ آپ ﷺ کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کی ایک نشانی تھی۔ یہ ایک چمکتا ہوا نور تھا جس پر بال بھی تھے۔

مہر نبوت وچہ دو موہڈیاں اللہ پاک بنائی
بھی اندر اس دے کلمہ لکھیا جانوں مومن بھائی[226]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

میدانِ عرفات

میدانِ عرفات اور حضرت آدم علیہ السلام کا گہرا تعلق ہے کیونکہ روایات کے مطابق جنت سے زمین پر اتارے جانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام کی طویل جدائی کے بعد پہلی ملاقات اسی میدان میں یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کو ہوئی تھی۔ اسی جگہ ایک دوسرے کو پہچاننے (تعارف) کی وجہ سے اس مقام کا نام عرفات پڑا۔ روایت کے مطابق حضرت آدم سری لنکا (کوہ سراندیب) اور حضرت حواؑ جدہ میں اترے تھے۔ میدانِ عرفات میں واقع جبل رحمت وہ مقام ہے جہاں حضرت آدم اور حضرت حوا کی توبہ قبول ہوئی اور ملاقات ہوئی۔ یہ مقام حج کا رکنِ اعظم (وقوف عرفات) ہے، جہاں لاکھوں عازمین اللہ کی رحمت کے طلب گار ہوتے ہیں۔

چھیواں میں عرفات گیا پھر اُٹھے بھُل بخشائی
ایہناں اللہ گھر وچہ بخشے امت ایہہ وڈیائی(227)

نسب نامہ (شجر نسب)

نسب نامہ سے مراد وہ تحریری یا تصویری دستاویز ہے جس میں کسی خاندان، قبیلے یا فرد کے آباؤ اجداد، خونی رشتے اور نسل در نسل سلسلہ ترتیب وار درج ہو اسے شجرہ نسب، خاندان کا سلسلہ، یا خاندانی درخت بھی کہتے ہیں۔ جو نسل تعلق اور خاندانی تاریخ کو ظاہر کرتا ہے۔

نسب نامہ حضرت سرور کائنات ﷺ(228)

نظام الدین حسن نیشاپوری

نظام الدین حسن نیشاپوری ایک فارسی سنی عالم دین تھے۔ اسلامی شافعی، اشعری عالم، ریاضی دان، ماہر فلکیات، فقیہ، مفسر قرآن اور شاعر بھی تھے۔ آپ کے داد کا تعلق شہر قم (ایران) سے تھا لیکن نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

وچہ تفسیر کبیر تے نیشاپوری دے ایہہ آیا
تحت اس آیت دے خود بھائی ایک نبی کو فرمایا
آکھے شیخ جلا سیوطی رحمت رب دی بھاری
جو فخرالدین رازی فرمایا ویکھو بات نیازی(229)

ننکانہ صاحب

ننکانہ صاحب پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک شہر ہے جو ضلع ننکانہ صاحب کا ضلعی ہیڈکوارٹر بھی ہے۔ ضلع ننکانہ صاحب میں کل چار تحصیلیں شامل ہیں جو ننکانہ صاحب، صفدر آباد، سانگلہ ہل اور شاہ کوٹ ہیں۔ شہر رائے پور اور رائے بھوٹی، دیما تلونڈی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ننکانہ صاحب کی اابادی لگ بھگ ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل ہے اور صوبائی دارالحکومت لاہور سے ننکانہ صاحب کا فاصلہ 75 کلومیٹر مغرب میں ہے۔ شہر کو سکھ مذہب کا سب سے مقدس مقام قرار دیا جاتا ہے اور سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک دیو کی جائے پیدائش ہے۔

سونا درزی واہواہ
جسم ننکانے دا پیاریا[230]

نہر عظیم

نہر عظیم (نہر اکبر) سے مراد شام اور لبنان کے درمیان بہنے والا ایک دریا ہے جو اریدا کے مقام پر بحیرہ رام میں گرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی دریا ہے۔ علاوہ ازیں نہر زبیدہ اسلامی تاریخ کا ایک عظیم انجینئرنگ شاہکار ہے جو عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی زوجہ زبیدہ بنت جعفر نے مکہ مکرمہ میں حاجیوں کے لیے پانی کی قلت دور کرنے کے لیے تعمیر کروائی۔ یہ نہر وادی حنین سے پانی لاتی تھی جس پر 17 لاکھ دینار خرچ ہوئے اور یہ صدیوں تک مکہ مکرمہ میں پانی کا اہم ذریعہ رہی۔ یہ پہاڑوں کو تراش کر اور زمین دوز سرنگیں بنا کر تعمیر کی گئی۔

ہک اچانک نیہوں نالہ پانی صاف دا آیا
نہر عظیم اُس جنت اندر اپنا نام دھرایا[231]
نہر عظیم اندر رہنا پہلے ہو توں پاک پیارے
تے حضرت حوا دی کر محبت مطلب کھلن مارے[232]

نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کو قوم انتہائی سرکش اور نافرمان تھی۔ آپ کی مسلسل تبلیغ کے باوجود ایمان لانے والوں کی تعداد 80 کے قریب تھی۔ نو سو پچاس سال کی مسلسل تبلیغ کے باوجود جب سدھرنے کے آثار نظر نہ آئے تو حضرت نوح علیہ السلام مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ سے عذاب کی بددعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبولیت بخشی اور اس عذاب عظیم کی اطلاع دی جو طوفان کی شکل میں آنے والا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اہلِ ایمان کے لیے ایک کشتی تیار کی اور اس میں اپنے ساتھیوں سمیت ایک ایک جوڑا جانوروں کا بھی سوار کیا۔ طوفانِ نوح کا آغاز بارش سے ہوا۔ پھر ایک بڑھیا کے تندور سے پانی اُبل پڑا۔ طوفان اتنا شدید تھا کہ منکرین اس میں غرق ہو گئے۔ غرق ہونے والوں حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان بھی شامل تھا۔

ہور صحیفے ابراہیموں نوح نبی دے نالے
عربی نال معانی ہندی منن کرماں والے
وچہ صحیفے نوح نبی دے کیکر رب سلاہنیا
بندہ الین اسماناں اندر بہت سخادا پایا[233]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

ہور متوشلخ وچہ پیارے نور نبیؐ دا آیا
لمک تے حضرت نوح بھرادا سام تے فخشد پایا[234]

لمک (Lamech) حضرت نوح علیہ السلام کے والد محترم ہیں جو متوشلخ کے بیٹے اور حضرت شیث علیہ السلام کی نسل سے آٹھویں پشت پر تھے۔ لمک 188 برس کے متوشلخ کا بیٹا اور اخنخ (حضرت ادریس علیہ السلام) کا پوتا بھی کہا جاتا ہے۔ (وکی پیڈیا)

نوح بیٹا کنعان ایوے بھاویں سڑ دا لیل نہار اے
گھڑوئیں سنار دیوے کنگن مچھلی والہ اے[235]

وضو

وضو، نماز اور دیگر عبادات کے لیے جسم کے خاص اعضا کو پاک صاف کرنے کا اسلامی طریقہ ہے۔ اس کے چار فرائض ہیں۔ چہرہ دھونا، کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ مسنون طریقے میں بسم اللہ پڑھ کر، مسواک اور کلی کر کے مکمل طہارت حاصل کی جاتی ہے۔

ہک فجری غسل کریندا وے
اوسے وضو پنج پڑیندا وے[236]

ہابیل و قابیل

ہابیل و قابیل حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے دو بیٹوں کے نام ہیں۔ کتاب مقدس میں ان کا ذکر کتاب پیدائش میں آیا ہے جب کہ قرآن مجید میں آپ کا ذکر سورہ المائدہ کی آیت 27 میں بغیر نام لیے آیا ہے۔ کتاب مقدس میں قابیل کو قائن کے نام سے پکارا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ آدم و حوا سے جو لڑکے اور لڑکی صبح و شام پیدا ہوتیں ان کی شادی ایک دوسرے سے جائز نہیں تھی بلکہ صبح والی لڑکی کی شادی شام والے لڑکے سے ہوتی اور شام ولی لڑکی کی صبح والے لڑکے سے۔ قابیل کے حصے میں جو لڑکی آتی ہے وہ اس کے معیار کے مطابق خوبصورت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ ہابیل کا قتل کر دیتا ہے۔ بعض لوگ یاد نہیں رکھ پاتے کہ ہابیل اور قابیل میں سے قاتل کون تھا۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ قاتل اور قابیل ملتے جلتے لفظ ہیں۔ قتل کرنے والا بھی قابیل یا قائن ہی تھا۔ صبح و شام پیدا ہونے کی روایت کسی مذہبی کتاب میں نہیں ملتی۔ قابیل نے اپنے بھائی کو قتل تو کر دیا لیکن اب وہ نہایت پریشان تھا کہ اس نعش کا کیا کرے؟ زمین پر کسی انسان کا پہلا قتل تھا۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو کوؤں کو بھیجا تھا۔ وہ کوے دونوں بھائی تھے پھر دونوں لڑنے لگے حتیٰ کہ ایک نے دوسرے کو ہلاک کر دیا۔ پھر وہ قتل کے بعد زمین پر جھکا اور اسے کھودنے لگا۔ پھر گڑھے میں کوے کو ڈالا اور اسے دفن کر کے چھپا دیا۔ جب قابیل نے یہ سب دیکھا تو پکار اٹھا کہ ہائے افسوس کہ میں اس کوے کی طرح ہی سے عاجز ہو گیا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا لوں۔ پھر قابیل نے کوے کی پیروی کرتے ہوئے بھائی کو دفن کر کے چھپا دیا۔ (وکی پیڈیا)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

قابیل ہابیل نوں مارے نی
او کرے لوکا دن چارے نی(237)
کنڈ اپنی اُتے لوکایا نی
یہ بوئے کم گویا نی
کانا قدرتوں پیدا ہوئے نی
ہک مار دیے ٹوئے نی
نال پیراں ٹویا بنایا نی
قابیل نوں ول سکھایا نی(238)

یثرب / مدینہ

یثرب مدینہ کا پرانا نام تھا۔ جب حضرت محمد ﷺ نے مکہ سے یثرب کو ہجرت کی تو اس کا نام مدینۃ النبی پڑ گیا جو اب اختصاراً مدینہ کہلاتا ہے۔

ساڈے جاگے بھاگ ایہہ آیا
اوجڑیا یثرب آن وسایا
بھل گیا تاہنگاں کار دیا
اسیں کڑیاں بنو نجار دیا(239)
منزل منزل ٹردا جاندا رب اس توڑ پہونچایا
تاں پھر اگوں شہر مدینہ اس دی نظری آیا(240)

یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے جنھیں نینویٰ (موجودہ موصل و عراق) کے باشندوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔ قوم کی نافرمانی پر عذاب کی پیش گوئی کر کے نکل جانے اور پھر مچھلی کے پیٹ میں 40 دن قید رہنے کی وجہ سے آپ کو "ذوالقرنین" اور "صاحب الحوت" (مچھلی والے) کہا جاتا ہے۔ آپ کی مشہور دعا "لا الہٰ الا انت سبحانک ان کنت من الظالمین" ہے۔ (وکی پیڈیا)

او یونس مچھر لنگھایائی
وچہ اپنے خوب بجایائی(241)

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

صنعت سیاق الاعداد

کلام میں اعداد کا بترتیب یا بلاترتیب ذکر کرنا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر تنویر حسین لکھتے ہیں:

"جب کلام میں اعداد کا تذکرہ آئے"(242)

مولوی نجم الغنی رام پوری اپنی تصنیف بحر الفصاحت میں صنعت سیاق الاعداد کی بابت رقم طراز ہیں:

"یعنی کلام میں ذکر کرنا عددوں کا، خواہ ایک سے دس اور اس سے زیادہ تک، خواہ برعکس اس کے ایک تک عدد خواہ ترتیب وار ہوں یا بے ترتیب"(243)

اگ نوں اک وار اللہ ٹھاکیا
مینوں ستر وار مولے آکھیا(244)

پلیاں چہل ہزار سالاں جنتاں
فدیہ اسماعیل دا سی منتاں(245)

الف اٹھ سویلے، ہم گیا ہے لگوں کس دھیان میاں
پنج نمازاں تے تریہہ روزے اُچا ایناندا شاں میاں(246)

تیرا خاص وچھوڑا ساڈی عین مماتی
ڈھولا مل ہکواری ہوئے فیر حیاتی(247)

آؤ ویہڑے میرے سوہنی سج وچھاواں
دھولا لکھ شکرانہ جے میں تینوں پاواں(248)

اول حمد خدا وند آیا جی
جس زمیں آسماں بنایا جی(249)

دس چار اوہ بندے کیہڑے وے
جنہاں کیتے دیں نکھیڑے وے(250)

دس پنج اوہ کیہڑے لائی وے
جنہاں بھل آدم بخشائی وے

اوہ پنج تن پاک تھانی نی
سانوں کر دے نہیں زبانی نی(251)

اوہ ترے سے سالاں رُتے نی

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

مڑ اگر اُنہاندے بھتے نی[252]
ہک در رکعتاں پڑھدا وے
وٓیندا سجدے کیوں کر کردا اے
اوہ ختم قرآن موکائے نی
وچہ چوداں سجدے پائے نی
چار سجدے گن لیے اصلی نی
دو سہولیا والے وصلی نی[253]
دس عدت دی گل پورے وے
توں کر نائیں گل ادھوری وے
مطلقہ تن پسینے نی
کر دور دلاندے کینے نی
رنڈی چار مہینے گزرے نی
دس دن تھی اوپر شمارے نی[254]
موتھ مٹی دی حضرت چلائی
سنت سے کافر انہہ ہویا سائی[255]
وت پرت کھلون دیوے بھائیوے پڑھن درود ہزارے
کھڑ منجا لائن دیوے بھائیوے کرسن قبر اتارے[256]
پاون لکھ تے کروڑ
جنہاں زہر حکم آنوندا[257]
د دین دی بنا
دیتی پنمساں تے ٹکا[258]
جاناں یاراں کریں نگاہ
جنہاں دین سے سواریا[259]
تین گز زمین تے نو گز کپڑا حاصل ایہہ آخر وے جگہ بہہ نہیں رہنا
رب رسول جے راضی ہویا تینوں نہ کوئی ڈر وے جگہ بہہ نہیں رہنا[260]

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

جس دن دا تو ہیں ہک نوں پایا
دویا وچہ حسان نہ آیا(261)

صنعت تضاد:

اس صنعت کے مطابقت، تطبیق، تکافو، تقابل، ضدین، تناقص یا متضاد کہتے ہیں۔ اصطلاح میں کلام میں دو ایسے الفاظ استعمال کرنا جو معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد ہوں خواہ دونوں اسم ہوں یا دونوں فعل یا دونوں حرف یا ایک اسم ہو اور ایک فعل۔

اٹھ سویلے وہم گیا ہی کیہڑی تینوں اوٹ میاں
اتوں میاں چنگا بنیوں وچوں سارا کھوٹ میاں(262)

اگ لگی تیری ہمر والی پانی پاویں او دلبرا واسطہ ای
دنے پچھاں پاندی راتیں گناں تارے چھپ آویں او دلبرا واسطہ نی(263)
دکھ میرے سب سکھ ہووں جاویں آ او دلبرا واسطہ نی
نحن آکھ کے گھنڈ کیوں کڈھیائی مونہ دیکھا او دلبرا واسطہ نی(264)
ظاہر باطن نالے اول آخر تو ہیں ڈھول او دلبرا واسطہ نی
کیا کہتا حجاب غریب کولوں گھنڈ کھول او دلبرا واسطہ نی(265)
رمز پچھانی تے ذکر مدہانی رڑ کیں دن رات میاں
دودھ وجود نے تیرا ساہدا رڑکن دی سیکھ گھات میاں(266)
گل لگاویں تے اگ بجاویں پانی وصل دا پانی ناہیں
نور حسن نت عرضا کردا ہا دیا نہ چرلا نو ناہیں(267)
باہمہ حبیباں نہ ہتھ طبیباں آوے میری ناڑ میاں

دوزخ پیمبر تے وصل ہے جنت نور غریب نہ ساڑ میاں(268)
باہجوں عسر نہ یُسر ہے حاصل ویکھیں پاک کلام میاں
نور حسن احمد پیر سجائے بھر کے پیش جام میاں
ظہور ہے نور الٰہی ز میاں نے آسمان میاں
اول آخر ظاہر باطن دسے آپ نشان میاں(269)
رمزاں تیریاں سانوں پیر بوجھایاں

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

اول آخر تو ہیں ظاہر باطن سایاں(270)
امیرا نفس میریدا سب ہووے خاصی
ڈھولا جیوندی مرساں تیری وچہ غلامی(271)
اگ ہجر دی لگی پانی وصلدا پائیں
ڈھولا لنبو لگے چھپ آن بجھائیں(272)
ساناں دی کر نگہبانی
ذکر لیل نہار دا(273)
استوں چن ہویا قربانی
پیاں دھماں زمیں آسمانی
ہویاں شادیاں لیل و نہار دیاں
اسیں کڑیاں بنی نجار دیا(274)
اول آخر آپ سنایا
ظاہر باطن دے وچ پایا(275)

حضرت خواجہ نورالحسن کا کلام صوفیانہ معاملات کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ فنی شاہکار ہے جس سے آپ کے وسعتِ مطالعہ اور ادبی ذوق کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ نے اپنے کلام میں تلمیحات و استعارات کو خوب برتا ہے۔ صنعتوں کے استعمال نے کلام کے حسن کو مزید جاذبِ نظر بنا دیا ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنے کلام میں کئی ایسے الفاظ / اشارات بھی استعمال کیے ہیں جو شعوری یا لاشعوری طور پر دین اسلام کی روح کو سمجھنے، اس کی بنیاد کو جاننے کے لیے از حد ضروری ہیں۔ مثلاً 'تیمم' کا لفظ شعر میں برت کر طہارت حاصل کرنے کا طریقہ سمجھایا۔(کلیات، ص:78)۔ اسی طرح تصوف کی کئی اصطلاحات کے استعمال نے شعری معنویت میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی مراتب کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ضربِ عشق، پاسِ انفاس، تن دا حجرہ، صبر پیالہ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ ضرب الامثال کا استعمال بھی اس فنی مہارت اور چابکدستی سے کیا گیا ہے کہ ان کا بر محل استعمال نے بات میں وزن پیدا کر دیا ہے مثلاً 'ذرہ مول نہ ملے' وغیرہ۔ الغرض آپ کا کلام تشنگانِ حق کے لیے جہاں نورِ بصیرت کے در وا کرتا ہے وہیں یہ ادبی ذوق رکھنے والوں کے لیے پڑھنے کے لائق ہے۔ اس میں مختلف طریقوں سے بیان کی گئی جہتیں غور و فکر کا ذریعہ ہیں جو کائنات اور معاملاتِ کائنات میں غور و فکر کر کے قربِ الٰہی حاصل کرنے کی دعوت دیتی ہیں۔

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

حوالہ جات

۱۔ کلیات خواجہ نورالحسن تارک اویسی:صوفیانہ فکر،اصلاحی پیغام اور ادبی اسلوب کا جائزہ، مشمولہ:نورِ تحقیق، جلد:۹، شمارہ:4،لاہور گیریژن یونیورسٹی،لاہور،اکتوبر۔دسمبر ۲۰۲۵ء، ص:۱۔۲۷

۲۔ ڈاکٹر محمد خاں اشرف،ڈاکٹر عظمت رباب،اشرف اللغات،لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۲۰۱۸ء، ص:۲۳۳

۳۔ کلیات خواجہ نورالحسن تارک اویسی، ص:۱۰۰

۴۔ ایضاً، ص:۹۳

۵۔ ایضاً، ص:۳۶

۶۔ ایضاً، ص:۶۶

۷۔ ایضاً، ص:۶۷

۸۔ ایضاً، ص:۱۱۳

۹۔ ایضاً، ص:۱۴۴

۱۰۔ ایضاً، ص:۷۴

۱۱۔ ایضاً، ص:۸۱

۱۲۔ ایضاً، ص:۱۶

۱۳۔ ایضاً، ص:۱۷

۱۴۔ ایضاً، ص:۱۷

۱۵۔ ایضاً، ص:۱۹

۱۶۔ ایضاً، ص:۳۰

۱۷۔ ایضاً، ص:۱۸

۱۸۔ ایضاً، ص:۲۰

۱۹۔ ایضاً، ص:۱۴۶

۲۰۔ ایضاً، ص:۴۶

۲۱۔ ایضاً، ص:۴۶

۲۲۔ ایضاً، ص:۱۰۴

۲۳۔ ایضاً، ص:۲۹

۲۴۔ ایضاً، ص:۱۸،۱۷

۲۵۔ ایضاً، ص:۳

۲۶۔ ایضاً، ص:۶۲

۲۷۔ ایضاً، ص:۳۸

۲۸۔ ایضاً، ص:۳۹

۲۹۔ ایضاً، ص:۱۶

۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ ایضاً، ص:۸

۳۲۔ ایضاً، ص:۹

۳۳۔ ایضاً، ص:۱۴۲

۳۴۔ ایضاً، ص:۴۰

۳۵۔ ایضاً، ص:۹۲

۳۶۔ ایضاً، ص:۱۴۴

۳۷۔ ایضاً، ص:۲۴

۳۸۔ ایضاً، ص:۲۵

۳۹۔ ایضاً، ص:۱۲۳

۴۰۔ ایضاً، ص:۱۳۱

۴۱۔ ایضاً، ص:۹۸

۴۲۔ ایضاً، ص:۱۴۳۔۱۴۵

۴۳۔ ایضاً، ص:۱۳۹

۴۴۔ ایضاً، ص:

۴۵۔ ایضاً، ص:۳۱

۴۶۔ ایضاً، ص:۴۲

۴۷۔ ایضاً، ص:۴۳

۴۸۔ ایضاً، ص:۵۸۔۵۹

۴۹۔ ایضاً، ص:۷۵

۵۰۔ ایضاً، ص:۷۶

۵۱۔ ایضاً، ص:۷۶

۵۲۔ ایضاً، ص:۷۷

۵۳۔ ایضاً، ص:۸۳

۵۴۔ ایضاً، ص:۲۱

۵۵۔ ایضاً، ص:۲۱

۵۶۔ ایضاً، ص:۲۴

۵۷۔ ایضاً، ص:۴

۵۸۔ ایضاً، ص:۸

۵۹۔ ایضاً، ص:۱۰

۶۰۔ ایضاً، ص:۳۶

۶۱۔ ایضاً، ص:۱۸

۶۲۔ ایضاً، ص:۴۵

۶۳۔ ایضاً، ص:۹۸

۶۴۔ ایضاً، ص:۹۹

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

۶۵۔ ایضاً، ص:۱۳۶
۶۶۔ ایضاً، ص:۲۶
۶۷۔ ایضاً، ص:۲۷
۶۸۔ ایضاً، ص:۴۶
۶۹۔ ایضاً، ص:۵۱۔۵۲
۷۰۔ ایضاً، ص:۵۷
۷۱۔ ایضاً، ص:۶۷
۷۲۔ ایضاً، ص:۱۳۹
۷۳۔ ایضاً، ص:۱۲۸
۷۴۔ ایضاً، ص:۱۳۲
۷۵۔ ایضاً، ص:۶۷
۷۶۔ ایضاً، ص:۱۱۶
۷۷۔ ایضاً، ص:۷۴
۷۸۔ ایضاً، ص:۸۳
۷۹۔ ایضاً، ص:۹۳
۸۰۔ ایضاً، ص:۱۱۳
۸۱۔ ایضاً، ص:۱۲۴
۸۲۔ ایضاً، ص:۱۳۸
۸۳۔ ایضاً، ص:۳۶
۸۴۔ ایضاً، ص:۳۶
۸۵۔ ایضاً، ص:۳۶
۸۶۔ ایضاً، ص:۳۷
۸۷۔ ایضاً، ص:۳۷
۸۸۔ ایضاً، ص:۷۹
۸۹۔ ایضاً، ص:۳۴
۹۰۔ ایضاً، ص:۱۲۶
۹۱۔ ایضاً، ص:۵
۹۲۔ ایضاً، ص:۱۹۔۲۰
۹۳۔ ایضاً، ص:۱۱۳
۹۴۔ ایضاً، ص:۹۴
۹۵۔ ایضاً، ص:۹۵
۹۶۔ ایضاً، ص:۳۴
۹۷۔ ایضاً، ص:۱۳۸
۹۸۔ ایضاً، ص:۱۹، ۱۸، ۱۶
۹۹۔ ایضاً، ص:۱۰
۱۰۰۔ ایضاً، ص:۱۰
۱۰۱۔ ایضاً، ص:۲۴
۱۰۲۔ ایضاً، ص:۱۰۷
۱۰۳۔ ایضاً، ص:۱۸
۱۰۴۔ ایضاً، ص:۸۱
۱۰۵۔ ایضاً، ص:۲۰
۱۰۶۔ ایضاً، ص:۸۴
۱۰۷۔ ایضاً، ص:۱۲۶۔۱۲۷
۱۰۸۔ ایضاً، ص:۲۹
۱۰۹۔ ایضاً، ص:۹۷
۱۱۰۔ ایضاً، ص:۹۹
۱۱۱۔ ایضاً، ص:۱۰۴
۱۱۲۔ ایضاً، ص:۱۰۵
۱۱۳۔ ایضاً، ص:۱۰۷
۱۱۴۔ ایضاً، ص:۱۲۷
۱۱۵۔ ایضاً، ص:۴۳
۱۱۶۔ ایضاً، ص:۷۳
۱۱۷۔ ایضاً، ص:۸۸
۱۱۸۔ ایضاً، ص:۲۹
۱۱۹۔ ایضاً، ص:۲۴
۱۲۰۔ ایضاً، ص:۹۷
۱۲۱۔ ایضاً، ص:۱۲۹
۱۲۲۔ ایضاً، ص:۹۔۱۰
۱۲۳۔ ایضاً، ص:۳۵
۱۲۴۔ ایضاً، ص:۲۴
۱۲۵۔ ایضاً، ص:۶۰
۱۲۶۔ ایضاً، ص:۴۶
۱۲۷۔ ایضاً، ص:۵۶
۱۲۸۔ ایضاً، ص:۶۵
۱۲۹۔ ایضاً، ص:۹۷
۱۳۰۔ ایضاً، ص:۱۰۱
۱۳۱۔ ایضاً، ص:۱۳۸
۱۳۲۔ ایضاً، ص:۱۰۹
۱۳۳۔ ایضاً، ص:۸۸، ۸۷
۱۳۴۔ ایضاً، ص:۱۰۰
۱۳۵۔ ایضاً، ص:۲۴
۱۳۶۔ ایضاً، ص:۲۴
۱۳۷۔ ایضاً، ص:۲۳
۱۳۸۔ ایضاً، ص:۲۳۔۲۴
۱۳۹۔ ایضاً، ص:۱۸

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

۱۴۰۔ ایضاً، ص:۵۹
۱۴۱۔ ایضاً، ص:۱۱۵
۱۴۲۔ ایضاً، ص:۱۱۵
۱۴۳۔ ایضاً، ص:۱۱۵
۱۴۴۔ ایضاً، ص:۱۱۷
۱۴۵۔ ایضاً، ص:۱۴۳
۱۴۶۔ ایضاً، ص:۱۰۳
۱۴۷۔ ایضاً، ص:۴
۱۴۸۔ ایضاً، ص:۴
۱۴۹۔ ایضاً، ص:۵
۱۵۰۔ ایضاً، ص:۵
۱۵۱۔ ایضاً، ص:۵
۱۵۲۔ ایضاً، ص:۱۵
۱۵۳۔ ایضاً، ص:۱۵
۱۵۴۔ ایضاً، ص:۳۱
۱۵۵۔ ایضاً، ص:۴۶
۱۵۶۔ ایضاً، ص:۴۴
۱۵۷۔ ایضاً، ص:۴۵
۱۵۸۔ ایضاً، ص:۴۶
۱۵۹۔ ایضاً، ص:۸۷،۶۷،۴۵
۱۶۰۔ ایضاً، ص:۴۵
۱۶۱۔ ایضاً، ص:۴۷
۱۶۲۔ ایضاً، ص:۵۰
۱۶۳۔ ایضاً، ص:۱۳۲،۵۰
۱۶۴۔ ایضاً، ص:۶۴،۵۹،۵۳
۱۶۵۔ ایضاً، ص:۵۴
۱۶۶۔ ایضاً، ص:۵۵
۱۶۷۔ ایضاً، ص:۵۱
۱۶۸۔ ایضاً، ص:۵۷
۱۶۹۔ ایضاً، ص:۵۸
۱۷۰۔ ایضاً
۱۷۱۔ ایضاً
۱۷۲۔ ایضاً
۱۷۳۔ ایضاً، ص:۶۰
۱۷۴۔ ایضاً، ص:۶۳
۱۷۵۔ ایضاً، ص:۶۶
۱۷۶۔ ایضاً، ص:۶۸
۱۷۷۔ ایضاً، ص:۶۷
۱۷۸۔ ایضاً، ص:۷۰
۱۷۹۔ ایضاً، ص:۷۲
۱۸۰۔ ایضاً، ص:۲۳
۱۸۱۔ ایضاً، ص:۸۳
۱۸۲۔ ایضاً، ص:۸۱
۱۸۳۔ ایضاً، ص:۹۰
۱۸۴۔ ایضاً، ص:۹۶
۱۸۵۔ ایضاً
۱۸۶۔ ایضاً، ص:۱۴۳،۱۰۲
۱۸۷۔ ایضاً، ص:۱۴۶،۱۳۱،۱۱۰
۱۸۸۔ 1یضاً، ص:۱۴۶،۱۳۵،۱۰۶
۱۸۹۔ ایضاً، ص:۱۱۹
۱۹۰۔ ایضاً، ص:۱۲۵
۱۹۱۔ ایضاً، ص:۱۲۸
۱۹۲۔ ایضاً، ص:۱۰۶
۱۹۳۔ ایضاً، ص ۱۳۰
۱۹۴۔ ایضاً، ص:۱۳۲
۱۹۵۔ ایضاً، ص:۱۳۶
۱۹۶۔ ایضاً، ص:۱۴۵
۱۹۷۔ ایضاً، ص:۱۴۶
۱۹۸۔ ایضاً، ص:۱۴۰
۱۹۹۔ ایضاً
۲۰۰۔ ایضاً، ص:۱۶
۲۰۱۔ ایضاً، ص:۳۷
۲۰۲۔ ایضاً، ص:۳۰
۲۰۳۔ ایضاً، ص:۵۸
۲۰۴۔ ایضاً، ص:۵۹
۲۰۵۔ ایضاً، ص:۱۳
۲۰۶۔ ایضاً، ص:۱۲۵
۲۰۷۔ ایضاً، ص:۳۰
۲۰۸۔ ایضاً، ص:۵
۲۰۹۔ ایضاً، ص:۴۷
۲۱۰۔ ایضاً، ص:۵۰
۲۱۱۔ ایضاً، ص:۵۶
۲۱۲۔ ایضاً
۲۱۳۔ ایضاً، ص:۵۹
۲۱۴۔ ایضاً، ص:۶۳

Research Journal
Noor e Tahqeeq
ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157
Lahore Garrison University, Lahore

۲۱۵۔ ایضاً،ص:۶۹
۲۱۶۔ ایضاً،ص:۹۰
۲۱۷۔ ایضاً،ص:۹۹
۲۱۸۔ ایضاً،ص:۱۴۶
۲۱۹۔ ایضاً،ص:۱۴۰
۲۲۰۔ ایضاً،ص:۱۴۷
۲۲۱۔ ایضاً،ص:۷۱
۲۲۲۔ ایضاً،ص:۱۴۰
۲۲۳۔ ایضاً،ص:۹۱
۲۲۴۔ ایضاً،ص:۱۱۵
۲۲۵۔ ایضاً
۲۲۶۔ ایضاً،ص:۱۴۴
۲۲۷۔ ایضاً،ص:۲۳
۲۲۸۔ ایضاً،ص:۱۵تا۲۷
۲۲۹۔ ایضاً،ص:۱۴۶
۲۳۰۔ ایضاً،ص:۱۴۷
۲۳۱۔ ایضاً،ص:18
۲۳۲۔ ایضاً،ص:18
۲۳۳۔ ایضاً،ص:۱۵۰
۲۳۴۔ ایضاً،ص:۱۵۱
۲۳۵۔ ایضاً،ص:۱۵۲
۲۳۶۔ ایضاً،ص:78
۲۳۷۔ ایضاً،ص:۸۱
۲۳۸۔ ایضاً،ص:۸۲
۲۳۹۔ ایضاً،ص:۱۴۴
۲۴۰۔ ایضاً،ص:۵
۲۴۱۔ ایضاً،ص:۸۲
۲۴۲۔ مولوی نجم الغنی، بحر الفصاحت، حصہ ششم ہفتم، مرتب: سید قدرت نقوی، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع دوم، ۲۰۱۱ء، ص:۹۱
۲۴۳۔ ڈاکٹر تنویر حسین، اصطلاحات ادبی، لاہور: علمی کتب خانہ، ۲۰۱۹ء۔۲۰ء، ص۱۱۹
۲۴۴۔ خواجہ نورالحسن تارک اویسی، کلیات، ص:۴۱
۲۴۵۔ ایضاً
۲۴۶۔ ایضاً،ص:۴۶
۲۴۷۔ ایضاً،ص:۶۴
۲۴۸۔ ایضاً،ص:۶۵
۲۴۹۔ ایضاً،ص:۷۲
۲۵۰۔ ایضاً،ص:۷۴
۲۵۱۔ ایضاً،ص:۷۵
۲۵۲۔ ایضاً،ص:۷۶
۲۵۳۔ ایضاً،ص:۷۹
۲۵۴۔ ایضاً،ص:۸۲
۲۵۵۔ ایضاً،ص:۹۱
۲۵۶۔ ایضاً،ص:۹۷
۲۵۷۔ ایضاً،ص:۱۰۴
۲۵۸۔ ایضاً
۲۵۹۔ ایضاً،ص:۱۱۳
۲۶۰۔ ایضاً،ص:۱۲۹
۲۶۱۔ ایضاً،ص:۱۴۰
۲۶۲۔ ایضاً،ص:۴۶
۲۶۳۔ ایضاً،ص:۴۹۔۵۰
۲۶۴۔ ایضاً،ص:۵۱
۲۶۵۔ ایضاً،ص:۵۳
۲۶۶۔ ایضاً،ص:۵۳
۲۶۷۔ ایضاً،ص:۵۳
۲۶۸۔ ایضاً،ص:۵۶
۲۶۹۔ ایضاً،ص:۵۹
۲۷۰۔ ایضاً،ص:۶۴
۲۷۱۔ ایضاً،ص:۶۴
۲۷۲۔ ایضاً،ص:۶۵
۲۷۳۔ ایضاً،ص:۱۳۰
۲۷۴۔ ایضاً،ص:۱۴۳
۲۷۵۔ ایضاً،ص:۱۴۶